لَاتَھِنُوا وَلَاتَحزَنُوا وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُؤمِنِینَ (القرآن الحکیم)

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۴

Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

مملکت چین اور پیروان اسلام

پیکن دارالحکومت میں " مکتب رشادیہ " کی تاسیس
جسمیں چینی زبان کے علاوہ زبان عربی اور علوم اسلامیہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام آزاد الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

نمبر ۱۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, Apr ail 8 1914.

فہرس

افکار و حوادث (مسئلہ بقاؤ اصلاح ندوہ)	۱
تاریخ حسیات اسلامیہ (مسئلہ قیام الهلال)	۳
مقالۂ افتتاحیہ (مولود فساد کا کامل بلوغ)	۵
مذاکرہ علمیہ (ابتدائی تعلیم)	۹
مقالات (انجمن اصلاح ندوہ)	۱۱
عالم اسلامی (مشرق اقصی اور دعوۃ اسلام)	۱۳
کار زار طرابلس (شمالی افریقہ کا سر مخفی)	۱۵
مراسلات (میرٹھہ)	۱۷
„ (ندوہ کا جلسۂ انتظامیہ)	۱۷
„ (ایک تعلیم گاہ علوم معاش کی تجویز)	۲۰
اشتہارات	۲۱ - ۲۳

تصاویر

تعلیم و تربیت اطفال کا طبعی طریقہ	۹
پیکن دار الحکومۃ چین میں " مکتب رشادیہ " کی تاسیس	۱۳
جاپان کی مجلس اسلامی کا ایک ڈنر	۱۳
مجمع الجزائر میں ایک مقدس مجمع کا عکس	۱۳
جربوب کی جامع مسجد جو شیخ سنوسی اول نے تعمیر کی	۱۵

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہوجائیگا ، اور صرف یہی نہیں کہ وہ قائم رہیگا بلکہ اسکے ہر صیغے میں کافی وسعت اور ترقی ہو جائیگی -

منیجر

افکار و حوادث

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوہ

" شریعت " اور علماے ندوہ

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم !

۲۶ کو موجودہ حکام ندوہ نے جلسۂ انتظامیہ کے ممبروں کو جمع کیا تھا تاکہ طلبا کے اسٹرائک کے قضیہ کا فیصلہ کریں - یہ جلسہ بھی عجیب تھا جسمیں خود مدعا علیہ جج بنکر آے تھے - یہ سارا فساد اسی عجیب و غریب جلسۂ انتظامیہ کا نہیں ہے تو اور کس کا ہے ؟ اگر ایک با قاعدہ مجلس آمرہ و نافذہ موجودہ ہوتی تو بد بخت ندوہ کا یہ حال ہی کیوں ہوتا ؟

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ !

یہی سبب ہے کہ سب سے پہلے میں نے " جلسۂ انتظامیہ " کی حالت پر توجہ کی اور اُسکی حقیقت سے ارباب کار کو واقف کردیا - میں عدالۃ ' قانون ' قواعد ' اور جماعت کے نام سے یہ عقیدہ رکھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ندوۃ العلما کی موجودہ مجلس انتظامی ایک بے قاعدہ بھیڑ سے زیادہ نہیں ہے ' جو چند شخصوں نے قانون و جماعت کی بدترین توہین کرکے ایک خانہ ساز صحبت بادہ و طرب کی طرح بنا لی ہے - اور کسی گھر کی تقریب پر محلے والوں کو نیوتہ بھیجکر نہ بلایا ' ندوہ کے " عظیم الشان انتظامی ممبروں " کو کرایہ بھیجکر جمع کرلیا - فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ وہاں دلفریب مشاغل اور دلپسند مناظر کا بھی دار العلوم کے سابق مکان کی صحبتوں کی طرح کچھہ سامان ہوجاتا ہے - اس بے قاعدہ بھیڑ کی بے لطف غرض پرستیوں اور بے مزہ نفسانیت کے ہنگامۂ باطل میں یہ بھی نہیں !

ایک نواب صاحب کے ہاں مجلس طرب منعقد تھی ' اور شہر کی ایک نستعلیق اور بذلہ سنج طوائف مجرا کر رہی تھی - جلسے میں ایک مقدس صورت مولوی صاحب بھی کہیں سے آ نکلے تھے - کبھی کبھی ایسے اتفاقات حسنہ بھی پیش آجایا کرتے ہیں - ابھی کل کی بات ہے کہ دار العلوم ندوہ کے سابق مکان میں فتنہ گراں بازاری کا اجتماع ہوا تھا ' اور مقدس ناظم صاحب ندوہ مع حلقۂ

۲۷۳

مصاحبین و طلباے مدرسہ کے رونق افروز تھے شاید اسلیے کہ دو چار سبق اس مدرسے کے بھی گاہ گاہ ہو جایا کریں تو خشکی دماغ اور یبوست طبع کیلیے اچھا نسخہ ہے :

یارب بہ زاہداں چہ دہی خلد رائگاں ؟
ذوق بتـــاں نہ دیدہ و دل خوں نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تھی - طوائف گاتے گاتے ایک پر معاملہ شعر پر پہنچی اور اُسکے بتانے کیلیے کسی قدر بے پردہ اور زہد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بھلا مولانا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانہ و مفتیانہ فتوا دیا کہ یہ حرکت بالکل شرع کے خلاف ہے - طوائف نے ہاتھہ باندھکے عرض کیا کہ " قبلہ وکعبہ ! اگر یہ شرع کے خلاف ہے تو اور جو کچھہ ہو رہا ہے یہی کون مستحب اور سنت ہے ؟ "

یہی حال اُس جلسۂ انتظامیہ کا بھی تھا جو ۲۶ کو لکھنو میں کرایہ کے ممبروں سے بھری گئی تھی - سنا گیا ہے کہ سب سے پہلے ممبران کرام نے یہ بحث کی کہ اسٹرائک شرع کے مطابق بھی ہے یا نہیں ؟ پھر خود ہی فتوا دیا کہ بالکل شرع کے خلاف ہے لیکن سوال یہ ہے کہ سب سے خود جلسۂ انتظامیہ جو کچھہ کر رہا ہے ' وہی کونسا شریعت کا اسوۂ حسنہ ہے ؟

جو جلسۂ انتظامیہ سرے سے شریعۃ اسلامیہ کے اصل اصول " شوری " کا تباہ کن ہو ' جس نے " و شاورہم فی الامر " اور " امرہم شوری بینہم " کے مقدس احکام کی ایسی منکرانہ توہین کی ہو جس سے بڑھکر اور کوئی توہین نہیں ہوسکتی ' جس نے ندوہ کی ریاست و نظامت کے حق شرعی کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا ہو ' جسکی مجلس انتظامی کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کی آواز کو کوئی حق نہ دیا گیا ہو جو اُنکا حق دینی ہے ' جو شریعت کے احیاء کے دشمن اور امۃ مرحومہ کی اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو ہوں ' جسکے صیغۂ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا محض ایک شخص اپنی ذاتی جائداد کی طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ' حالانکہ بیت المال سے ایک بالشت کپڑا لینے کا بھی عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالی عنہ) کو حق نہو ' جسکی تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ تھک جائیں مگر اُنہیں نہ دکھلایا جاے اور آجتک شائع نہوا ہو ' جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیڈر زادیوں کے جمگھٹے میں بیٹھنے سے نہ شرماے اور ابنی اس محفل طرازی سے طالب علموں کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ' جسکے ممبر بڑی بڑی رقمیں لیکر اور نذرانے دے کے جلسوں میں آئیں اور اس طرح ندوہ کا تمام اندوختہ اسی میں اُڑ جاے ' جس کے ارکان کے اخلاق دینی کا یہ حال ہو کہ ندوہ سے کرایہ بھر روپیہ وصول کریں کہ تمہاری طرف سے لکھنؤ کانفرنس میں وکیل بنکر جاتے ہیں ' اور نواب محسن الملک سے بھی کرایہ منگوالیں کہ کانفرنس کیلیے آتے ہیں ! جو برسوں تک وکیل عبد المجید کے ذاتی فوائد کیلیے اپنے ایک بیبد سفید کو وقف اسکولوں چھاونیوں میں وہ گورنمنٹ کی پرستش اور پوجا کا وعظ کرے اور پچاس سے ۷۰ روپیہ تک تنخواہ بد بخت ندوہ دے ! جسکا ناظم اپنے رہنے کا مکان بھی ندوہ کے روپیہ سے لے ' اور لکھنو سے آگرہ تک کا سفر کرے تو ۴۶ روپیہ کی لعنت ندوہ کے سر ڈالے ' غرضکہ جس جماعت کی شریعت پرستی اور تدین و تقدس کے اعمال حسنہ کا یہ حال ہو ' آج اُسے یہ کہتے ہوے شرم نہیں آتی کہ اسٹرائک شرع کے خلاف ہے '

اور ہم بہ حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متین ہونے کے اس کے خلاف فتوی دیتے ہیں ؟ سبحان اللہ ! ندوہ کے ممبروں اور حکام کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئی ' اور صرف اسی کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصلہ کرنے پر مجبور ہوے ! وہ ندوہ کہ سر سے لیکر پیر تک اُسکا وجود شریعت کی توہین اور دین مقدس کے احکام الہیہ کی تذلیل ہے ' طلبا کی اسٹرائک کو خلاف شرع قرار دینے کا اپنے تئیں اہل سمجھتا ہے ! اگر آج شریعۃ اسلامی کا سررشتۂ افتـا ایسے ہی ہاتھوں میں ہے ' تو اُس شریعت پر ہزار افسوس اور اس دین کیلیے صد ہزار حیف جسکے حامل و مفتی احبار و رہبان یہود کے ایسے بروز ہوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ' و انتم تتلون الـکتاب افلا تعقلون ؟

قرآن کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات بتلاے ہیں ' اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں کی تصویر کھینچی ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ان لوگوں سے کچھہ بھی برے نہ تھے ' جو آجکل باوجود ادعاے علم و ریاست دینی ' خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹھکرا رہے ہیں مگر دوسروں کو شریعت کی خلاف ورزی کا مجرم بتلاتے ہیں - غرور باطل اور نفس خادع نے انہیں یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ چونکہ ہمارے سروں پر پگڑیاں اور ہمارے کاندھوں پر جبے ہیں ' اور زمانۂ مسیح کے فریسیوں کی طرح ہم عوام ملت کے سامنے مقدس و محترم سمجھے جاتے ہیں ' اسلیے ہم جو چاہیں کرسکتے ہیں -

مسیح نے کتنی سچی بات کہی تھی : " شریعت اسلیے ہے تاکہ اسکے ذریعہ یہ دوسروں کو سزا دیں ' پر اسلیے نہیں ہے کہ اُسکے حکموں کی بنا پر خود اُنہیں بھی سزا دی جاے " قرآن حکیم نے بھی انـکا قول نقل کیا ہے کہ " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو توڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے گناہ کوئی شے نہیں - وہ تو معـاف ہی ہو جائیگا : اولائـک الذین طبـع اللہ علی قلوبہـم و سمعہم و ابصارہم ' و اولائک ہم الغافلون ! (۱۶ : ۱۰۹) -

آہ ' اے گرفتاران نفس و مدعیان شریعت ! یہ تم نے کیا کہا کہ شریعت کے خلاف ہے ؟ کیا واقعی تمہارے دل میں شریعت کا درد ہے ؟ اور کیا سچ مچ تم اُس شریعت پر ایمان رکھتے ہو جو محمد بن عبد اللہ علیہ الصلوۃ و السلام پر نازل ہوئی ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر یہ کیا ہے جو ہو رہا ہے ؟ ندوہ کی ساری مصیبتیں کس کے ماتم میں ہیں ؟ آہ ' اگر ایک لمحہ اور ایک عشر لمحہ کیلیے بھی تمہیں خدا کی شریعت اور خدا کی قائم کی ہوئی امت کا پاس ہوتا تو ندوۃ العلما کو یہ روز بد کیوں دیکھنا پڑتا ؟ تم اپنے پانوں سے تو شریعت کو کچل رہے ہو ' پر زبان سے کہتے ہو کہ ہم شریعت کا حکم چاہتے ہیں - تمہارے تمام کام یکسر شریعت کی توہین ہیں ' مگر طلبا سے کہتے ہو کہ اپنی اسٹرائک کو شریعت سے ثابت کریں - یاد رکھو کہ جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم نے میرے دل کو زخمی کیا ہے ' میں بھی صرف اُسی شریعت کیلیے تمہارے آگے ہاتھہ جوڑتا ہوں کہ خدا را فساد سے باز آجاو - یہ ممکن ہے کہ مولانا شبلی کو دار العلوم کی تعلیم کا غم ہو - ممکن ہے کہ بابو نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا ہو - بہت ممکن ہے کہ ساری دنیا مجلسی قواعد و اجتماعی اصولوں کی خاطر تم سے لڑے ' مگر یقین کرو کہ مجھے اِن تمام باتوں میں سے کسی بات کا غم نہیں ہے - تم دو سال سے دیکھہ رہے ہو کہ میں کسی

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاہتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت ہی کا حکم ہے ' اور کچھ نہیں - بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک ہیں' مگر مجھہ میں اور انمیں بڑا فرق یہی ہے کہ وہ قانون ' سیاست ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے ہیں' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا ہوں (و الله علی ما اقول شہید و ہو یعلم سری و علانیتی) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ہے تو میں عرصے تک خاموش رہتا ہوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا ہوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ہے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن ہو جاتا ہوں تو اپنی آواز بلند کرتا ہوں - وہ آواز میری نہیں ہوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز ہوتی ہے' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صداے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغه فاذا ہو زاہق ' و لکم الویل مما تصفون ! (۲۱ : ۱۹)

ندوة العلما کے متعلق بھی تم جانتے ہو کہ میں عرصے تک خاموش رہا اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رہا - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور فریقانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھہ نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل نے مجھے جو قوت کارعطا فرمائی ہے' یقین کرو کہ میں اُسے چند حقیر اور فانی ہستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا ہوا ہوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن ہیں جنکے ہاتھہ میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں' اور سولی کے تختے ہیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت ہوئی ہے' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا کہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انہوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنہوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے تھے - بہت ممکن ہے کہ اب ایسا ہو' مگر بیج بونے کی فرصت تو مجھے مل ہی گئی وعلی الله فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمہاری عقل اسے قبول کرتی ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اُس شے کی طرف بلالیگا ' جسکی تصدیق اُسکے اندر سے نہیں ہوتی ؟ فهل عندكم من علم فتخرجوه لنا ؟

ہاں' تم شریعت کے حامل اور مفتی ہو تو میں بھی صرف شریعت ہی کیلیے رو رہا ہوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھہ رہا ہوں کہ ندوة العلما کے کاموں میں شریعت کو مٹایا جا رہا ہے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان ہوگیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے اٹھے ہوے افکار کا تابع کردیا - اب میرا اور تمہارا معاملہ صرف شریعت ہی کیلیے ہے - جب تک شریعت کے احترام کا ندوہ یقین نہ دلادیگا ' میں تمھیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے بچنے کیلیے تمہارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھہ سمجھہ رہا ہوں اگر یہ غلط ہے تو خدارا شریعت ہی کے نام پر آؤ ' اور مجھے نکلا دو - میں خداے شریعت کی قسم کھا کر کہتا ہوں' کہ اگر تم نے اپنے تکیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا - تو سب سے پہلے جو شخص تمہارے ہاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں ہونگا - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور سکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ محترم ہے کہ ایک دو ہستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمہارے ساتھہ ان تمام مفاسد کے جوابدہ ہیں - آؤ ' صرف اُسی شریعت کے نام پر ہم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ہے - ہم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو : تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اٹھو تا کہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ہے ' اور انما یخشی الله من عباده العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ہے - ساری تحریزوں اور تمام اخبارات کے مضامین کو یک قلم ملتوی کرکے ہم تم ایک مقام پر جمع ہو جائیں ' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھالیں کہ " الله کو حاضر و ناظر سمجھکر اور ہر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور اُمت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچی روحوں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھہ کھلا کھلا شریعت کا حکم ہوگا' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنة الله علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم ہو جائینگے - پھر اے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور ہو' کیا تمہیں یہ فیصلہ منظور ہے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنہوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ہے ' درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کر دیں تا کہ معلوم ہو کہ قرآن و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ہے ؟

سات نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم ہوا ہے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ہے - انا لله و انا الیه راجعون - خیر ' یہ جو کچھہ کرنا چاہتے ہیں کرلیں - چند روزہ حکومت اور باقی ہے - عنقریب کھل رہیگا کہ اپنی قوم کی نسبت یہ کیسے دھوکے میں گرفتار تھے ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ابتک نہایت امن پسندی اور عمدہ رویہ کا ثبوت دیا ہے - اُنھیں قوم پر اعتماد کرنا چاهیے اور یقین کرنا چاهیے کہ انکے فیصلے کی اپیل کیلیے ابھی بہت سی عدالتیں باقی ہیں' اور یہ جو کچھہ ہوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - کلکتہ کی مجلس نے اسٹرائک کے ختم کردینے اور محمد حسین کے داخل کرلینے کا مشورہ دیا تھا ' اور بہ حالت موجودہ اس سے زیادہ باہر کے لوگ حکام دار العلوم کا ساتھہ نہیں دیسکتے - بہتر تھا کہ وہ اس مشورہ پر عمل کرتے - انتہائی ذلت و خسران کے بعد گزرے ہوے وقت کو یاد کرنا کچھہ مفید نہ ہوگا : فسیعلمون من ہو شر مکاناً و اضعف جنداً ؟

تاریخ حیات اسلامیه

مسئلۂ قیــام الهــلال

الهـــلال میں " مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخري فیصله " پڑھکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شهر کو جس قدر صدمه هوا اسکا بیان کرنا الفاظ کي قدرت سے باهر هے - حضرت خود اندازه فرمالیں که جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کي تاریکي کے بعد ایک هدایت کا ستاره نظر آیا هو ' اسکے بهي غروب هو جانے کي خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال هوگا ؟

یه بالکل سچ هے که الهـــلال اپني دعوة مقدسه کا فرض اولین ایک معجزانه قوة الهي کے ساتهه تهوڑے هي عرصے میں ادا کرچکا ' اور یه بهي بالکل درست هے که ایک عام بیداري اور ولولۂ عمل بالاسلام کو اس نے قوم کے هر طبقه میں پیدا کردیا هے ' اور کوئی نهیں جسکے سامعه تک ایک مرتبه بهي اسکی صداء حق پهنچي هو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نه کیا هو - تاهم الهـلال کا صرف اتنا هي کام نه تها ' اور جهاں اس تحریک کي عملي تکمیل کیلیے بعد کي خاموش منزلوں کي ضرورت هے ' وهاں اسکي بهي تو ضرورت هے که صداء غفلت شکن جاري رهے ' اور جو آگ سلگ اٹهي هے اسے برابر هوا ملتي رهي ؟ پهر اس سے بهي قطع نظر الهلال صرف ایک دعوة دیني هی کي حیثیت نهیں رکهتا ' بلکه وه تمام قوم میں ایک هی ادبي رساله ' ایک هي علمی رساله ' ایک هی آزاد سیاسي آرگن ' اور ایک هي یورپ کے اعلے نمونے کا جرنل هے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اس نے توجه کي هے ' اس سے بڑهکر مضامین کسي دوسرے قلم سے نهیں نکلے هیں - پهر اگر جناب کا اولین فرض دعوة پورا هوچکا ' تو کیا قوم کیلیے ایک بهترین علمی ' ادبي ' اخلاقي اور سیاسی جرنل کي ضرورت بهي ختم هوگئي - حالانکه الهـلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رساله بهي اس درجه کا نهیں نظر آتا -

میري معلومات ممالک اسلامیه کي نسبت زیاده نهیں هے ' مگر جهاں تک مجهے معلوم هے ترکي اور مصر سے بهي کوئی ماهوار رساله اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نهیں نکلتا -

پس فی الحقیقت الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي میں ایک هي هفته وار رساله هے - خدا کیلیے ' اسکے رسول مقدس کیلیے اس دین برحق کیلیے جس سے بڑهکر آپکو دنیا میں کوئي شے محبوب نهیں ' اس قران کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف ڈوبا هوا هے ' هم عاجزوں کي اس درخواست کو منظور کیجیے که الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاري رکها جاے ' اور حضرت کي زندگي تک (جسکي طوالت و برکت کیلیے نهیں معلوم کتنے دلوں سے روز دعائیں نکلتي هیں) وه جاري رهے -

رها اسکا مالي مسئله تو خدارا اسقدر بے پروائي نه کیجیے - اور ایک سچے قومي کام میں اگر قوم مدد کرنا چاهے تو اسے قبول کرلیجیے - بڑي مصیبت یه هے که آپ کسي کو خدمت کا موقع دیتے هي نهیں - میں تو قسم خدا کي الهلال کیلیے اپنا سب کچهه لٹانے کیلیے هر وقت طیار هوں ' اور یقین فرمائیے که جو کچهه جناب نے اپنے سلسلے کے خاص خدام کا حال لکها هے ' اس سے بڑهکر هم مجبور طیار و آماده هیں - میں جس مکان میں رهتا هوں وه تقریبا دس هزار روپے میں بنکر طیار هوا تها - میں بخوشي اسے الهلال کي خدمت کیلیے نذر کرتا هوں - آپ مجهے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیه بهیج دیتا هوں ' اور خود کرایه دیکر مکان میں رهتا هوں -

آه مولانا ! آپکو ابهي اپنا اثر اور اپنی قوت معلوم نهیں - اگر خدا نے کوئي امتحان کا موقعه دیا تو آپکو معلوم هوگا که جو لوگ آپسے صدها کوس کے فاصلے پر هیں ' وه شب و روز آپکا تصور اور آپکي یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجهتے هیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو هزار نئے خریداروں کیلیے لکها هے - میں نهیں سمجهتا که صرف اس سے کیا هوگا ' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جي ڈر رها هے که کهیں جلد آپ کوئی فیصله نه کر بیٹهیں - هم تو اپني جان و مال لٹانا چاهتے هیں ' اور آپ صرف خریداروں کا ذکر کرتے هیں - خیر دس خریداروں کی فهرست منسلک عریضه هذا هے ' انکے نام وي - پي - بهیجدیجیے - گرمیوں کي پوري تعطیل میں دوره کرونگا اور گانوں گانوں پهرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچهه هوتا نهیں - الهلال کے مصارف بے شمار هیں ' اور ضرورت هے که ایک بار کئي لاکهه روپیه صرف کرکے آپ اسکو اسدرجه وسیع و قوي کر دیں که همیشه کیلیے وه مستحکم هو جاے - آخر میں پهر به هزار منت و عجز سائل هوں که میري درخواست بالا کو قبولیت عطا هو -

محمد حسین هڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

الهــــلال :

پچهلے هفته سے جو تحریرات آ رهي هیں اُن میں سے صرف اس تحریر گرامي کو درج کیا گیا - جزاکم الله خیر الجزاء - آپکي محبت دیني اور جوش فدا کاري کا صله صرف خدا هي سے ملسکتا هے - لفظوں میں میں کیا لکهوں ؟ باقی جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا هے ' اسکي سردست کوئی ضرورت نهیں هے - جس حال میں هوں مجهے اسي میں رهنے دیجیے - صرف خریدار بهم پهنچا کر آپ اس مسئله کو بهتر طریقه سے حل کر دینگے - اس سے زیاده کا طالب نهیں اور نه ضرورت هے - اپنے اصول سے مجبور هوں ' ورنه آپکي محبت فرمائي بڑي هی کشش رکهتي هے - الله ایسے قیمتي جذبات سے بهت جلد کام لے که ملة قویمه کا اصلي خزانه یهي هے -

---

الهـــلال کـــي ایجنســـي

هندوستان کے تمام اُردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کی درخواست بهیجیے -

الهلال

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

به سلسلهٔ "ندوة العلما"

مولود فساد کا کامل بلوغ

نئے عهده داروں کا سازشي تقرر

مزعومه و مفروضه نظامت ندوة العلماء

(۲)

اے معتکف زاویهٔ ندوه کجائي ؟
از پرده بروں آے که ما محرم رازیم !

گذشته اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوه دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا اور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - آج چاهیے که بالکل اصول او ر بحث حقیقت پر نظر رکھکر اس کار روائي کو الگ الگ اِن هر طریقه سے جانچیں -

ابھی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقي هے - علی الخصوص صیغهٔ مال اور تعمیرات کي داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگي اور بالکل دفعه وار ' تاکه نتیجه بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائی کے جلسهٔ انتظامیه میں نئے عهده داروں کو مقرر کیا گیا هے - اس کار روائي کی صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعني :

(۱) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -

(۲) قوانین و قواعد کي بنا پر : ایک قواعد عمومي هیں - ایک خود ندوه کے قواعد -

(۱)

اهلیت کے معنی یه هیں که جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے ' اسکے انجام دینےکي اقلاً ضروري قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یه ایک ایسي بات هے جسکے ماننے سے کسی صاحب عقل کو انکار نہوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کي بھی دو صورتیں هیں - ایک یه که اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں ' انکي جستجو میں نکلیں -

دوسري یه که هر کام اپنے اندر بعض خصوصیتیں رکھتا هے ' اور وهي خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الگ کرتی هیں اور اسکي هستي کي اصلي روح هوتی هیں - منطق کي اصطلاح میں انهیں " فصل " کهیے -

انجمن ' مدرسه ' کلب ' مسجد ' تماشا گهر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور هے ' مدرسه کا اور ' مسجد کا اور ' اور فٹ بال کے میدان کا اور -

پهر ان میں بهی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکھتا هے - انجمن حمایت اسلام ' ندوة العلما ' ایجوکیشنل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هي هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کي الگ الگ خصوصیات بهي هیں ' اور وهي انکي زندگي کي بنا اور انکي هستي کي ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشه یهی دو طریقے هونگے که عام حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کي قابلیتوں کي ضرورت هو ' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اُس کام کي خصوصیات اور مختص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کي قابلیت جانچي جاے -

میں شرمنده هوں که ایسی بے حقیقت کار روائیوں کیلیے ایسي اصولی اور عظیم الشان تمهیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رها هوں اور اسطرح نا اهلوں کو انکي حیثیت سے زیاده اهمیت دے رها هوں ' مگر کیا کروں که قوم کي غفلت سے معامله یهاں تک پهنچ گیا هے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتي وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هي پڑتا هے -

بهر حال اهلیت جانچنے کے یهي دو قدرتي وسائل هیں البته همیں یاد رکهنا چاهیے که قوم میں قحط الرجال هے ' اور هماري موجوده قابلیتیں ایسي نهیں هیں که هم کسی انجمن کا عهده دار تلاش کرنے کیلیے بہت هي بلند معیار اپنے سامنے رکهیں - ایسا کرینگے تو همیں آدمیوں کا ملنا مشکل هو جائیگا - پس ندوة العلما کے ناظم کیلیے بهي گو بحث اصول کی بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نه رکھا جاے ' اور ادنی سے ادنی درجه کا مستحق ناظم بهي اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علي گڈه کالج کو هر سکریٹری سر سید احمد کا سا کہاں ملا ؟ حقیقت اور قابلیت کا کہاں تک پاس کیجیگا ؟ جی تو چاهتا هے که آج قوم کا هر فرد غزالي و فارابي هو ' اور اپني هر انجمن کا ناظم اسی کو بنائیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر مجسم هو ' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا هے ؟ جب قابلیتوں کا قحط هے اور هر جانے والا اپني خوبیوں کو اپنے ساتهه لے جاتا هے تو اسکے سوا چاره نهیں که اپنی نظر بلند نه کیجیے اور خود هي معیار انتخاب آسان بنا دیجیے - کم سے کم بهي جو کچهه ملجاے ' اُسے اس طرح پسند کرلیجیے ' گویا آپکے لیے بهتر سے بهتر یهي هے -

(نظامت : عام نظر سے)

یه سب کچهه سمجهه لینے کے بعد اب غور کیجیے که ندوة العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا هے - ندوه عام حیثیت سے ایک انجمن هے ' اور اپني خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوة دیني کي ایک تحریک جو علوم عربیهٔ و دینیه کي اصلاح کرده تعلیم کے ذریعه موجوده زمانے کیلیے جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتي هے - اس بنا پر اُس نے ایک مدرسه قائم کیا هے - جسمیں :

(۱) نصاب قدیم کي اصلاح کی هے -

(۲) علوم ادبیه و دینیه کي تعلیم کا خاص اهتمام کیا هے -

(۳) نئي ضرورتوں کي بنا پر نئے علوم اور زبانوں کو شامل کیا هے -

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کی خدمت کرنے والوں کا میدان عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ و کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کی ... ہے اور اپنی خاص و ممتاز خصوصیات بھی رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جائے جو صاحب علم و فضل ' منتظم و مدبر ' کاردان و باخبر ' اور قوۃ عملی و اداری رکھتا ہو - نیز قوم کی نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف ہو تا کہ وہ اسپر اعتماد کر سکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کی خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر ہو - ایثار اور قربانی کیلیے طیار ہو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر باوجود ہر طرح کی قابلیتوں کے ایک جسد بے روح ہوگا -

ساتھہ ہی اسکی بھی ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی ہوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کی طرح جلسوں میں بٹھا دیاجاے - وہ ایک قومی انجمن کا سکریٹری ہوگا جسکے تما کام قوم کی توجہ اور تعلقات ہی سے چل سکتے ہیں - پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان ہو - اعلے درجہ پر نہیں تو سیدھے سادھے طریقہ ہی سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ وہ ملک کی ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹری اور ایک تعلیمی مجلس کا افسر کل ہوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے ہیں کہ تعلیمی و دینی انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے -

(خصوصیات ندوہ)

اسکے بعد ندوہ کی خصوصیات سامنے آتی ہیں - ندوہ محض انجمن ہی نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کی انجمن ہے - پس اسکے سکریٹری میں بھی اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں ہونا چاہئیں - معیار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھی اقلاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروری ہوگا کہ وہ " مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ " اور " مسئلۂ اصلاح " کا اندازہ داں ہو جو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوہر اصلی ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب ادب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں ہوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھی ضروری ہے کہ اقلاً و تنزلاً وہ ایسا شخص ہو جو دار العلوم کی تعلیم و طرز تعلیم کی نگرانی کرسکے -

(موجودہ مدعی نظامت)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نامی ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب ہیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل ہیں ؟ نہیں - کسی درسگاہ کے معلم ہیں ؟ نہیں - کسی انجمن کے مشہور عہدہ دار ہیں ؟ نہیں - عربی کے ماہر ہیں ؟ نہیں - انگریزی کے گریجویٹ ہیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپی رکھنے والے ہیں ؟ نہیں - خیر کم ازکم اصلاح اور تجدید کے معتقد ہیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو ان کاموں کی حیثیت سے جانتی ہے ؟ یہ بھی نہیں - اخر وہ کیا ہیں ؟ یہ بھی معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں ؟ اسکا بھی جواب یہی ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم انہیں اب تک نہیں جانتی تھی تو اب جان سکتی ہے ' اور یہ کچھہ ضروری نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص ہی صاحب حقیقت بھی ہوں - کتنی شہرتوں کے غلاف ہیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے ' اور کتنی ہی علم و اہلیت کے خزانے ہیں جو خاک گمنامی کے اندر چھپے ہوے ہیں ؟ ہمیں فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے - جتنے حالات معلوم ہو سکے ہیں انکو سامنے لانا چاہیے ' اور مزید حالات ان لوگوں سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے انکی آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے -

پس جسقدر معلوم ہے پہلے اسے سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے معترف و مویدین کی خدمت میں چلیے گا -

(مولوی خلیل الرحمن صاحب)

(۱) مولوی خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات عام طور پر معلوم ہیں وہ یہ ہیں کہ انکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علی مرحوم سہارنپوری تھے جنہوں نے صحیح بخاری کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ' اور پھر صحیح مسلم مع شرح نووی کے اپنے مطبع میں صحت و خوبی کے ساتھہ طبع کی - لیکن میں جہاں تک سمجھتا ہوں اس وصف سے ندوہ کی نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتی -

اسکے بعد وہ تاجر ہیں - " خلیل الرحمن منظور النبی " نامی فرم کے مالک ہیں اور لکڑی کا کاروبار کرتے ہیں - بہت دولت مند ہیں ' مگر دولت کی صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشی محمد علی محرر مال ندوہ کی روایت سات لاکھہ کی ہے - لیکن مولوی صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ' اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے ہیں ' اور خود انکی مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینک میں نہیں ہے - اللہم زد فزد -

میں یقین کرتا ہوں کہ اس وصف سے بھی مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی ' اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولی مارواری جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھی ٹھیک نہیں کرسکتا ' مولوی صاحب سے زیادہ نظامت ندوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامی کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتک کسی جماعتی کام کے رکن کارفرما رہے ہی نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ' کیونکہ قوم انہیں کسی پبلک کام کی حیثیت سے جانتی ہی نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ' بول وہ نہیں سکتے ' چار آدمیوں کے سامنے اگر اپنی مجلس ہی کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنم مسلسل اور صوت ملحنی منقطع کے اور کچھہ سنائی نہ دیگا :

اے ہم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رہی علمی قابلیت تو جہاں تک مجھے معلوم ہے میں بہت شک کے ساتھہ لکھتا ہوں کہ وہ کسی لڑکے کو کافیہ بھی اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باہر قدم نہ نکالیں تو یہ انکے لیے کوئی عیب کی بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رہتا اس سے بے خبر ہی رہتا ہے - وہ اگر مولانا عبد اللہ ٹونکی سے لکڑی کی قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھی نہیں بتلا سکیں گے - فی نفسہ انکے لیے یہ تعریف کی بات ہے کہ انہوں نے باوجود علما کے خاندان سے ہونے کے اپنا بار علماے ندوہ کی طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ' اور ایک شریف شہری کی طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ ہو تو علوم عربیہ و دینیہ کا تو اس مبحث میں نام لینا بھی علم کی ایک ایسی بے حرمتی ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتی - عمر بھر وہ اپنے کاروبار میں رہے - نیپال کے جنگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر انہیں فروخت کیا - علمی زندگی کا کبھی ان پر سایہ بھی نہیں پڑا - نہ تو کسی فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے ہیں کہ درس و تدریس کیا شے ہے ' اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کی لکڑی کا نام ہے اور اسکا نرخ کیا ہے ؟

(۲) جب ایک شخص کی عام قابلیت کا یہ حال ہو تو پھر ندوہ کی خصوصیات کے لحاظ سے بحث کرنا محض فضول ہے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا ہوں کہ یہ لکھہ پتی تاجر اتنا بھي نہیں جانتا کہ ندوہ کے مقاصد و اغراض کیا کیا ہیں ' اور اصلاح دیني و تعلیمي سے مقصود کیا ہے ؟ انکو سمجھنا اور انکے مطابق ندوہ کو چلانا تو ایک بہت ہي بڑي بات ہے - البتہ یہ ضرور جانتا ہے کہ ندوہ میں اصلاح کے نام سے کچھہ باتیں ہیں ' اور جہاں تک ممکن ہو مجھے انکی مخالفت کرني چاہیے ' اور اُنھیں مٹانا چاہیے - چنانچہ اصلاح کی ہر تحریک و تجویز کا وہ ہمیشہ اشد شدید منکر و عدو رہا ' اور اسکی ایک بڑي فہرست عند الضرورت پیش کی جاسکتی ہے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اہل علم کی ایک مجلس منعقد کي جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا جاے کہ ندوہ کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتھہ ہي ایک دن پیشتر سے اُسے خبر بھي دیدي جاے' اور کہدیا جاے کہ جس کسي سے پوچھہ سکتا ہے پوچھہ لے' اور جسقدر ندوہ کي رپورٹیں اور تقریریں چھپی ہیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ باوجود اسکے بھي وہ اس شے سے اسقدر ابعد و اجہل ہے کہ کسي طرح بھي بیان نہ کر سکے گا - اور گو چیختے چیختے تھک جاے' اور اُسکي گردن کي رگیں زخمي ہو جائیں ' مگر پھر بھي ندوہ کی حقیقت اسکے گلے سے نہ نکل سکے گي !

(سو روپیہ کا انعام)

مجھے اس پر اسدرجہ وثوق ہے کہ اگر مولوي خلیل الرحمن صاحب اِسے منظور کر لیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا ہوں - جلسے سے پہلے منشي احتشام علي صاحب یا مولوي محمد نسیم صاحب کے پاس (کہ موجودہ نظامت کي گاڑي اسي جوڑي سے چل رہي ہے) امانت رکھوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا کہ مولوي صاحب کو یہ شے ندوہ کي نظامت سے بھي زیادہ محبوب ہے ' اور جب کبھي حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں مقابلہ آپڑتا ہے ' تو اول الذکر ہي کي محبوبیت اُنکے عشق کہن سال پر فتح یاب ہوتي ہے !

هست ایں قصۂ مشہور و تو ہم مي داني !

یا سبحان اللہ ! انقلاب دہر کا اس سے بڑھکر اور عبرت انگیز منظر کیا ہوگا کہ ندوۃ العلما کي نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص کو ہو جو تمام اوصاف و فضائل ضرور یہ ایک طرف رہے 'بدبخت ندوہ کي حقیقت ہي سے بے خبر ہو' اور جسقدر جانتا بھي ہو اسکا اشد شدید منکر و مخالف ہو' پھر مولوي عبد الحي صاحب تحریک کریں اور دس آدمي بیٹھکر (جنکو غریب قوم کا جمع کردہ روپیہ کراے کیلیے دمے دیکر بلایا گیا ہو) منظوري کا پروانہ لکھدیں ؟

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

(اخـــلاق و ایثـــار)

(۲) خیر - اسکو بھي جاے دیجیے - اگر علم و قابلیت نہیں ہے تو نسہي - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بھي ہے جس کا ایک ذرۂ فضل بھي حاصل ہو جاے تو دماغي قابلیتوں کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کر دینے چاہئیں - ہر شخص عالم نہیں ہوتا مگر ہر شخص کے پہلو میں دل ضرور ہوتا ہے - ایک جاہل شخص بھي اپنے اندر ایسے اخلاقي جوہر رکھہ سکتا ہے جسکے آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے ہیچ ہوں - مان لیجیے کہ وہ اُن دماغي قابلیتوں سے محروم ہیں جو ندوہ کي سکریٹري شپ کیلیے ضروري ہیں ' لیکن اگر اُن میں قومي خدمت کا سچا ولولہ ہے ' اگر قوم کي شیفتگي و محبت نے اُنکے دل پر قبضہ کر لیا ہے ' اگر وہ اُسکي راہ میں قربانیوں کیلیے طیار ہیں ' اگر اُسکے لیے اپنے مال و متاع کا ایک تھوڑا سا حصہ بھي لٹا سکتے ہیں ' یعني اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبہ موجود ہے ' تو پھر اُنسے بڑھکر اس میدان کا مرد اور کون ہو سکتا ہے ؟ قابلیت کہیں نہ کہیں مل ہي جائیگي - لیکن یہ متاع عزیز تو بڑي ہی نایاب ہے - اسے کھو دینگے تو پھر کہاں سے ہاتھہ آئیگی ؟ ایک شخص قابل آدمیوں کو اپنے ماتحت رکھکر کام نکال لے سکتا ہے - مصر کے تخت پر کافور حکومت کرتا ہي رہا جو ایک حبشي خواجہ سرا تھا ' اور متنبي جیسے مغرور عرب بادیہ نے اُسکي مدح میں قصیدے لکھے - یہ کوئي ایسي بات نہیں جس کا اسدرجہ خیال کیا جاے - اصل شے سچے جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاري ہے - یہ اگر ملجاے تو پھر تمام باتوں سے آنکھیں بند کر لیجیے -

اچھي بات ہے - آئیے - اب اسي راہ چلکر دیکھیں کہ ہمارے " ناظم صاحب " کہاں تشریف رکھتے ہیں ؟ اگر ایک جلوۂ حقیقت بھي نظر آگیا تو کم از کم میں تو وعدہ کرتا ہوں کہ ندوہ کي نظامت بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے اُنکے حوالے کر دینے کا مشورہ دونگا - اور اتنا ہي نہیں بلکہ انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈي بھي لگا دونگا تا کہ اور کوئي دوسرا قبضہ نہ کرلے - پھر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس کو بھي بھیجےگا کہ دروازہ کھولدو' جب بھي دروازہ نہیں کھلے گا :

متفق گردید راے بو علي با راے من !

مولوي صاحب کا اولین وصف امتیازي جو تمام جنس علما میں انکے لیے بمنزلۂ فصل کے ہے' یہ ہے کہ وہ دولت مند ہیں' اور باختلاف روایت چار سے سات لاکھہ روپیہ تک انکا بینک میں موجود ہے - ندوہ کي نظامت کے وہ ایسے عاشق زار ہیں کہ برسوں سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار ہو رہے ہیں ' اور بارہا حاشیہ نشینان بارگاہ کے آگے آہ و زاري کرچکے ہیں کہ خدا را ' اور نہیں تو صرف ایک ہي رات کیلیے اس شاہد بے پروا کو میرے حوالے کردو کہ برسوں کي دبي ہوئي حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت بھي بہت ہے !

ایک بوسے پہ یہ لڑائي ؟ حیف !
دس نہیں ' سو نہیں ' ہزار نہیں !

پس اس راہ میں ایثار جان سے پہلے ایثار مال کي جستجو کرني چاہیے کہ آجتک کسقدر انفاق ندوہ کیلیے کیا جاچکا ہے ؟

افسوس کہ ہمارے مولانا گو عشق پیشہ ہیں - لیکن عمل اس پر ہے :

گر جاں طلبد مضائقہ نیست
زر مي طلبد' سخن درینست !

دنیا نہایت تعجب اور حیرت سے سنے گي کہ جس ندوہ کي شیفتگي میں حضرت کا یہ حال ہے ' اُس بد بخت کے دامن محبوبیت کو اُنکي جیب عشق سے آجتک ایک پھوٹي کوڑي بھي نصیب نہیں ہوئي ہے ' اور اب مفروضہ نظامت کے حصول کے بعد تو دست شوق کی جگہ دست سوال بے غل و غش بڑھ رہا ہے !

ان ھذا من اعاجیب الزمن !

اصل یہ ہے کہ دولت سے کہیں زیادہ اس جان نثار ندوۂ و خدمت ملت کے بخل کا ہے ' اسکي دولت بینک میں رہتي ہے مگر بخل کا آشیانہ اسکے دل میں ہے ' اور زر پرستي جب ایسي نو دولت طبائع میں بڑھتي ہے تو لازمي نتیجہ بخل ہي ہوتا ہے :

زر پرستي مي کند دل را سیاہ
آخر ایں صفرا بہ سودا مي کشد !

یہ سچ ہے کہ ندوہ کي نظامت کے چشم و ابرو بڑے ہي دلربا ہیں ' مگر محبوبۂ لکشمي کي تیکھي چتونوں کے مقابلے میں وہ ہمارے ادا شناس و نقاد حسن مولانا اس حسن سادۂ و بے نمک کے گھائل نہیں ہوسکتے !

تم سے جہاں میں لاکھہ سہي ' تم مگر کہاں !

اس شخص کے بخل کے جو حالات میں نے سنے ہیں ' اگر بیان کروں تو کئي صفحے اسي میں صرف ہو جائیں - اسکا صحیح اندازہ ف ا انک بات

کا شوق اسے جنوں کی حد تک پہنچ گیا ہے - کئی بار مجھے خیال ہوا کہ لاکھہ بخیل سہی ' مگر اس شوق کے ہیجان میں آکر کچھہ نہ کچھہ خرچ کر ہی بیٹھے گا - لیکن کئی سال ہوگئے - بارہا سخت سے سخت مواقع ندوہ کی مالی ضرورتوں کے پیش آے - مفلس اور بے زر ارکان نے اپنی گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس شیخ البخلاء نے جسکے کئی لاکھہ بینک میں جمع ہیں ' کبھی بھولے سے اتنا بھی نہ کیا کہ ایک ہزار روپیہ کا چند گھڑی کیلیے اعلان ہی کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک ہزار روپیہ !! " اللہ اکبر !! ہزار کا لفظ سنکر تو میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے ہوش و حواس بھی قائم رہینگے یا نہیں ؟ اسکے بخل کا تو یہ حال ہے کہ دس بیس روپیے بھی ندوہ کیلیے خرچ کرنا پڑیں تو اسی دن سے اُن تمام حرفوں کا بولنا چھوڑ دے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے ہیں ! نعوذ باللہ من عذاب البخل ! یہی وہ دولت کے پجاری ہیں جنکے لیے خدا نے سورۂ نساء میں فرمایا ہے : الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل (۴ : ۴۱) مگ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جس دولت کو وہ اسقدر چھپا چھپا کر اور اپنی ساری عمر تکالیف و مشقت میں بسر کرکے جمع کرتے ہیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اسکے کاموں کیلیے کوئی حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور قریب ہے کہ اس سے بجبر جدا کیے جائیں :

ولاتحسبن الذین یبخلون	جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم
بما اتاهم الله من فضله	سے مقدور دیا ہے ' اور باوجود اسکے
هو خیـرا لهم ' بل هـــو	راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل
شـر لهـــم ' سیطوقـــون	کرتے ہیں ' تو وہ اس کو اپنے حق
ما بخلـوا به یوم القیامه	میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر
و لله میراث السمـاوات	نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت ہی
والارض - و الله بما تعملون	برا ہے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل
خبیـر - (۳ : ۱۷۵)	کرتے ہیں ' عنقریب قیامت کے دن

اسکا طوق بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین ' سب کا وارث خدا ہی ہے اور جو تم کچھہ کررہے ہو ' اس سے وہ بے خبر نہیں ہے !

(دو واقعے)

چنانچہ حضرت کے ایثار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں ہوا تھا ' اس وقت تک صرف اسی کا رونا تھا کہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم ہونے کے بعد بڑی مصیبت یہ آگئی کہ جو کچھہ بھی بچا کھچا پونجی غریب کے پاس رہگئی ہے ' وہ بھی اب اس اٹھہ پتی ناظم کی راہ فتح یابی میں قربان ہورہی ہے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئی بار ندوہ کے سر نہ تھا - مولوی سید عبد الحی صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے تھے - منشی احتشام علی صاحب کو اسکی ضرورت ہی کیا تھی - مولانا شبلی لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رہنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ ہمیشہ خود دیا - اور سب نے یہی سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ کی ادنی اور ذلیل رقم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئی شرافت کی بات نہیں ہے - البتہ مجبوری ہو تو یہ دوسری بات ہے -

مولانا عبد الحی اگر لیتے تو ایک بات تھی - انکا مطب ابتدا سے اسقدر کامیاب نہ تھا - انکی زندگی محض فقیرانہ تھی - مولانا شبلی کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے ہر ماہ وہ کیوں خرچ کرتے ؟ تاہم ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا - لیکن جس دن سے مولوی خلیل الرحمن صاحب ناظم سمجھے گئے ہیں ' اسی دن سے پندرہ بیس روپیہ ماہوار کرایہ کا ایک مکان دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ہے - اسمیں وہ خود بھی رہتے ہیں اور انکا لڑکا بھی رہتا ہے اور اسکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا جاتا ہے ' جسکی آمدنی بند ہوگئی ہے اور جسکی عمارت نا تمام پڑی ہے ! اور پھر یہ وہ حیا فروش شخص ہے جسکے کئی لاکھہ روپیے بینک میں محفوظ ہیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھی غریب ندوہ ہی کے سر ڈالے گئے ہیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت آتی ہے وہ سب سے پہلے بد بخت انوری ہی کا گھر تلاش کرتی ہے :

بـر زمیں نارسیدہ می پـرسـد :
خانـۂ انـوری کجـا باشـد ؟

ڈسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوی صاحب کو خوف ہوا کہ کہیں میری نظامت کے خلاف وہاں کوئی تجویز پاس نہ ہوجاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۴۶ روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھہ اپنے ایک مصاحب کا بھی !

اب ذرا اس ایثار کی تشریح بھی سن لیجیے - حضرت کے بخل کا یہ حال ہے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھی جب کبھی اپنی گرہ سے سفر کرتے ہیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے ہیں ' یا بہت جوش فیاضی و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن ناظم ہونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بار ڈالکر سفر کیا جاتا ہے تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں آتی کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسی حقیر و نا قابل ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لی تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھی ندوہ کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اسپر دعووں کا یہ ہجوم کہ ندوہ کے ناظم بنکر ناز و کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ہے جسکے لیے تیرا دل نہیں بنایا گیا ہے ؟ یہ ایک قومی انجمن ہے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک پائی کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسني ! ز تو این کار نیاید !

ندوہ کی نظامت کا آغاز مولوی محمد علی صاحب سے ہوتا ہے - انکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انکے لیے مقرر کیے - انہوں نے اپنے نام کی جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے - حالانکہ بینک میں چار لاکھہ کی جگہ شاید چار ہزار بھی انکے نہ تھے - آج ندوہ کے ناظم مولوی خلیل الرحمن ہیں جو با وجود لکھہ پتی ہونے کے ۴۶ روپیہ دیکر اسکے لیے سفر بھی نہیں کر سکتے ' اور لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھی نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسی میں برباد ہوا - نہ تو کوئی کام بنا ' اور نہ کوئی آرزو اسکی پوری ہوئی - جو کچھہ ملا وہ یا تو علما کے اپنے کرابوں میں لٹایا یا واعظوں کے نام ایسے منی آرڈر بھیجے گئے ' جنکی رسید تو آگئی مگر خود واعظ صاحب نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ' و یصدون عن سبیل اللہ - فبشر ھم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اہلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد و قوانین اور علی الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کی بنا پر نظر ڈالی جائیگی - مجھے مولوی صاحب سے کوئی خصومت نہیں ہے مگر ایک عظیم الشان کام کی محبت ضرور ہے - میں ایک شخص کی خاطر کروروں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں کرسکتا - انہوں نے خود ہی اسے ایک پبلک حیثیت میں دیدیا لیا ہے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے

مذاکرۂ علمیّہ

ابتدائی تعلیم

میري مونسٹوري

(مقتبس از سائنٹفک امریکا)

اگر مشرق و معرب کي تعلیم اور اسکے نتائج کا موازنه کیا جائے یعنے یه دیکها جائے که دونوں جگه تعلیم کتني ہے اور نتائج کا کیا اوسط ہے تو غالباً مشرق کے نام صفر نکلیگا -

اسکا ایک بہت بڑا سبب یه ہے که مشرق میں ابتدائي تعلیم کو کوئی اهمیت نہیں دیجاتي ' اسلیے قدرتاً یه کام ایسے لوگوں کے هاتهه میں رهتا ہے جو ناقابل اور نا اهل هوتے هیں ' یا ذي علم و صاحب کمال مگر پریشان روزگار اور آشفته حال هوتے هیں - وہ اس میدان میں آتے هیں مگر اسلیے نہیں که یه میدان عمل و شعبۂ استعمال مواهب طبیعي ہے ' بلکه اسلیے که یه کسب معاش و حصول ما یحتاج کا آخرین و سهل ترین ذریعه ہے -

مگر مغرب کي حالت بالکل اسکے برعکس ہے - وہ ابتدائي تعلیم کي اهمیت کو سمجهتا ہے اور نه صرف سمجهتا ہے بلکه اسکي اس حیثیت کو همیشه ملحوظ رکهتا ہے - اسکے بازار قدرداني میں اس شعبۂ عمل کي بهي وهي قیمت ہے جو دوسرے شعبه هاے کار کي ہے - اسلیے وهاں جو لوگ اس میدان میں اترتے هیں وہ صرف اسلیے نہیں اترتے که یہاں انکے لیے اپنے نفس اور اپنے خاندان کے تکفل کا سامان هوگا - بلکه اسلیے که یه بهي سعي و عمل اور استعمال قوی کا ایک نہایت اهم و ضروري میدان ہے ' اس میدان میں طبع آزمائي کرتے هیں - قوم اور ملک بلکه عالم انساني کو فائده پہنچاتے هیں ' اور اسکے صلے میں خلود ذکر اور بقاے دوام حاصل کرتے هیں -

قوم کو ایک بازار سمجهیے - بازار میں جب عمده جنس کي مانگ هوگي تو بهتر سے بهتر مال ضرور آئیگا - لیکن اگر متاع کي عمدگي کے بدلے قیمت کي ارزاني کا سوال هوگا ' تو پهر یقیناً وہ آنے والي جنس بدتر سے بدتر هوگي - قوم جب کسي شعبۂ عمل کو کم پایه هیچمیرز سمجهتي ہے - تو اس میں در آنے والے وهي لوگ هوتے هیں جنکے لیے کام کی اور راهیں مسدود هوتي هیں ' اور گو انمیں سے بعض افراد با این همه عسرو تنگي و سوء حال و واژون طالعي بہت کچهه کرسکتے هیں ' مگر نہیں کرتے که اپني محنت و سعي کو نذر ناقدري و بے اعتنائي سمجهتے هیں -

لیکن اگر قوم میں اس شعبه کے متعلق کم بیني و بے اعتنائي کے بدلے قدر شناسي اور حوصله افزائي ہے ' تو پهر بہت سے صاحب فضل و کمال دل و دماغ اس شعبه میں قدم زن هوتے هیں -

اسلیے قدرتاً یورپ میں بہت سے اشخاص پیدا هوے جنکا میدان عمل ابتدائي تعلیم تها - انهوں نے اس میدان میں کارهاے جلیل انجام دیے اور تاریخ نے از راہ قدرداني انهیں دوام ذکر اور بقاء نام کا صله دیا -

تعلیم و تربیت اطفال کا طبیعي طریقه

میڈیم میریا مونٹسوري کا مدرسه جس میں نه بچوں کے سامنے کتاب ہے اور نه کنڈر گارٹن کے تعلیمي کهلونے - بلکه پوري آزادي اور خود مختاري کے ساتهه انهیں چهوڑ دیا گیا ہے اور صرف کهیل رہے هیں لیکن اس کهیل کے اندر هي انکو ایسي پائدار تعلیم دي جا رهي ہے جو چپکے چپکے انکے ساده و معصوم دماغ میں گهر بنا رهي ہے !

* * *

اسي گروہ میں سے وہ اطالي خاتون ہے جسکا طریق تعلیم اس مضمون کا عنوان بحث ہے -

اس اطالي خاتون کا نام میریا مونٹسوري (Maria Montessori) ہے - یه سنه ۱۸۷۰ میں روما میں پیدا هوئي اور وهیں کي یونیورسٹي میں پڑهنا شروع کیا - سنه ۱۸۹۴ع میں اس نے ڈاکٹري کا تمغه (ڈپلوما) حاصل کیا - اور اسي یونیورسٹي میں اس ڈاکٹر کي مددگار مقرر هوئي جو امراض عقلي کا علاج کرتا تها -

ایک عرصه تک وہ اسي شاخ علاج میں رهي - اسي اثناء میں امراض عقلي کے هزارها بیمار اسکي نظر سے گزرے ' مگر ان گونه گوں امراض میں سے اسے سب سے زیاده دلچسپي بلاهت یعني ساده لوحي اور بیوقوفي کے مریضوں سے هوتي تهي چنانچه وہ ایسے بیمار کو نہایت اعتناء و اهتمام سے دیکها کرتي تهي -

سنه ۱۸۹۸ع میں تعلیم و تربیت کے متعلق تورین میں ایک عظیم الشان موتمر (کانفرنس) منعقد هوئي - اس موتمر میں میریا مونٹسوري نے بهي تقریر کي - اس زمانے سینوبار تشلے وزیر تعلیم تها - اسے یه تقریر اسقدر پسند آئي که اس نے اس خاتون سے روما میں مدرسین پر تقریر کي فرمایش کي - اس تقریر کا یه نتیجه نکلا که خاص بیوقوف اور کند ذهن لڑکوں کے لیے ایک مدرسه قائم کیا گیا ' اور وهي اسکي پرنسپل مقرر هوئي -

میریا مونٹسوري کي کوششیں بارآور هوئیں ' اور اس مدرسه میں بیوقوف اور کند ذهن بچوں کي تعلیم نہایت کامیابي کے ساتهه

هونے لگي حالت یه تهي که لڑکے اسپتال سے لائے جاتے تھے اس مدرسه میں پڑھتے تھے اور جب امتحان میں شریک هوتے تھے تو ذهین اور عقلمند لڑکوں کے دوش بدوش هوتے تھے -

اس کامیابی سے اسکا خیال عقلمند بچوں کي تعلیم کي طرف متوجه هوا - وه ایک مقام پر لکھتی هے :

" میں اپني کوششوں کي بارآوري اور بیوقوف بچوں کي تعلیمي کامیابي پر غور کر رهي تهي که دفعتاً میرے دل میں خیال آیا که آخر عقلمند اور ذهین لڑکے بیوقوف اور کند ذهن لڑکوں سے کیوں نہیں بڑھ سکتے ؟ حالانکه انهیں یقیناً آگے هونا چاهیے کیونکه فطرت نے انهیں ذهن رسا اور عقل سلیم بخشي هے "

غور کرنے کے بعد اسے خیال آیا که کند ذهن بچوں کو یہاں مدرسے میں اسطرح تعلیم دیجاتي هے که اس سے انکے عقلي قوی کو نشو و نما میں مدد ملتي هے ' مگر غالباً عام مدارس کا طریق تعلیم اپنے نقص کي وجه سے دماغي قوي کو مدد دینے کے بدلے انکي بالیدگي کو روکتا هے ' اور اسلیے وه اپني طبیعي حد تک بهي نهیں پہنچ سکتے - پس اگر عام طریق تعلیم کی اصلاح کی جاے اور اسمیں بهی وه اصول روشناس کیے جالیں جن کے مطابق اسوقت کند ذهن بچوں کي تعلیم هو رهي هے تو یقیناً نتائج اس سے بہتر هونگے -

* * *

اسکے دل میں یه خیال کچھه ایسا جاگزیں هوگیا که اس نے صحیح العقل اور ذهین لڑکوں کي تعلیم کے با قاعده مطالعه کا عزم کرلیا - چنانچه اس نے مدرسه کو خیر باد کہکے روما کي یونیورسٹی میں فلسفه پڑھنا شروع کیا ' اور علم النفس کے عملی مباحث پر خاص طور سے توجه کي - اسی اثناء میں وه ابتدائي مدارس میں تعلیم کا تجربه بهي حاصل کرتي جاتي تهي -

چند سال تک تعلیم کے تجربه اور بچوں کي طبیعت کے مطالعه کے بعد اسے معلوم هوا که بچوں کو اس طرح تعلیم دینا چاهیے که خود ان میں حقائق کے سمجھنے اور دریافت کرنے کي استعداد قابلیت پیدا هو ' نه یه که وه استاد کے کورانه پیرو هوں ' اور اونٹ کي طرح جدھر ساربان لیجاے ادھر چلے جالیں !

اب وه شب و روز ایک ایسے طریق تعلیم کي پخت و پز میں رهنے لگي جو بچے کے دماغ کے لیے صرف معین و مددگار هو نه که ایک زبردستي کھینچنے والي رسي - یعني اس تعلیم کا مقصد صرف یه هو که دماغ کو اپنے نشو و نما میں مدد ملے رهي یه بات که اس نمو کي رفتار کا رخ کیا هو ؟ اسمیں وه اپنے میلان طبیعی کا پیرو هو ' نظام تعلیم یا معلم کو اس سے کوئی سروکار نه هو - جسطرف وه جالے نظام تعلیم اور معلم دونوں اسي طرف هي کو لیجالیں -

* * *

حسن اتفاق سے سنه ١٩٠٧ ع میں اپنے اس خیال کی تکمیل کا ایک عجیب و غریب موقعه هاتھه آگیا - مکان والوں نے شهر کے محلے میں نهایت عالیشان اور پر تکلف عمارتیں بنوانا شروع کیں - اس امید پر که یہاں امراء و روساء رها کرینگے ' انمیں مقابله شروع هوگیا ' اور عمارتوں کي وسعت و تکلف میں ایک دوسرے سے مسابقت کي کوشش هونے لگي ' لیکن جب عمارتیں بنکے تیار هولیں تو یه خیال غلط ثابت هوا اور بالاخر انهیں فوراً تمام عمارتیں مزدوروں اور غریبوں کو کرایه پر دینا پڑیں -

تهوڑے هي عرصے میں یه محله جسکے متعلق امید تهي که کامیابي کے ساز و سامان زندگي اور حلههاے عیش و طرب سے جنت کا نمونه بنیگا ' فقر و فاقه ' گندگي و ناپاکي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جهنم کا ٹکڑا بنگیا - یه حالت دیکھکے روما کے اهل درد نے ایک انجمن اس محله والوں کی اصلاح و فلاح کے لیے قائم کي - اس انجمن نے اپنے یہاں ایک صیغه خاص ان بچوں کي تعلیم کے لیے بهي رکھا جنکي عمر تین اور نو سال کے درمیان تهي - اسکے لیے چند مدرسے قائم کیے - ان مدارس کا انتظام اسي اطالي خاتون کے هاتھه میں دیا گیا - اب اسے اپنے مجوزه طریق تعلیم کے تجربه کا پورا موقعه تها - چنانچه ان مدارس میں اس نے وهي طریقه رائج کیا ' اور هر معلم کے لیے لازمی قرار دیا که جس خاندان کے لڑکوں کو پڑھالے اسي کے قریب رهے بهي -

عام مدارس کا قاعده یه هے که درس کے چند مقرره گهنٹے هوتے هیں - ان گهنٹوں میں چند مخصوص عنوانوں کے متعلق استاد درس دیتا هے - جو بچے محنتي اور شوقین هوتے هیں انکي تحسین و تعریف هوتي هے ' اور جو بدشوق اور سست یا کند ذهن هوتے هیں انکي سرزنش بید ' رول ' یا گوش مالي سے هوتي هے -

یعني بچه جو کچھه پڑھتا هے وه اسلیے پڑھتا هے که استاد بهي پڑھا رها هے - استاد جو کچھه پڑھاتا هے وه اسلیے پڑھاتا هے که حسب قاعده آج کا یہي سبق هے - سبق کے یاد کرنے کے لیے جو شے محرک هے وه زیاده تر سرزنش کا خوف اور کمتر تحسین و تعریف کا شوق هوتا هے - غرضکه عام طریقه میں جو روح کار فرما هوتي هے وه جبر و اکراه اور مجبورانه پابندي نظام و آئین هے -

لیکن دماغ کا اقتضاء اسکے بالکل بر عکس هے - اس کي حالت بالکل معده کی سي هے - جسطرح معده صرف اسي غذا کو قبول کرتا هے جو انسان کو مرغوب هوتي هے ' اور اسیوقت غذا کو پوري طرح هضم کرسکتا هے جبکه بهوک کے وقت اور بقدر خواهش دیجاتي هے اسي طرح دماغ بهي صرف انهی معلومات کو لیتا هے جو میلان طبع کے موافق هوتي هیں ' او ذهن کي بهوک اور مدرکه کي پیاس کے وقت سامنے آتي هیں -

عام طریقه تعلیم میں ایک طرف تو بہت سے پوشیده قوی اسلیے ظاهر نهیں هوتے که انکو اظهار کا موقع هي نهیں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاهر بهي هوتے هیں ' انپر اتنا بار پڑ جاتا هے که اپنے طبیعي حد نمو و ترقي تک نهیں پہنچ سکتے ' اور ساده و عام زبان میں ٹهٹهر کے رهجاتے هیں !

ایسي حالت میں خلاف طبیعت و استعداد فطري بچه جو کچھه سیکھه لیتا هے ' اسے ریگ رواں پر ایک سبکرو مسافر کا نقش پا سمجھیے ' جسے مرور ایام ' هوا کے جهونکے ' اور دوسرے راهرو کے نقش قدم بآساني مٹا دیسکتے هیں -

او ر یه نتیجه نا گزیر هے کیونکه عام طریقه تعلیم اس قدرتي طریقه تعلیم کے بالکل خلاف هے جسکے مطابق انسان ماں کی آغوش سے لیکے قبر کي خوابگاه تک تعلیم حاصل کرتا رهتا هے -

انسان پیدایش سے لیکے موت تک برابر درس لیتا رهتا هے مگر یه درس آموزي و تعلیم تحدید وقت ' تعین موضوع ' اعانت کتاب ' اور خوف تعذیب یا امید تحسین سے آزاد هوتي هے - اس سلسلهٔ درس کا ما حصل یه هے که جو چیزیں انسان کے حواس خمسه کے سامنے آتي هیں ' وه اپنا اپنا عمل کرکے اسکے نتائج سے دماغ کو اطلاع دیدیتي هیں - دماغ اگر ان نتائج کو سمجھه جاتا هے تو فوراً ان اطلاعات کو اپنے خزانے یعني حافظه میں بهیجدیتا هے ' اور اگر شکوک پیدا هوے تو پهر کاوش و تلاش شروع هوجاتي هے -

مقالات

اس قدرتي طريق تعليم ميں قابل لحاظ امر يه هے كه يه طبيعت پر بار نهيں هوتا - اس سے نه تو كوئي قوت پامال هوتي هے اور نه افسردہ - بلكه جو قوتيں پوشيدہ هيں وہ آشكارا ' اور جو آشكارا هيں وہ نمو پذير هوجاتے هيں -

اس اطالي خاتون كي حقيقت شناس طبيعت نے اس اصلي رخنے كو پا ليا جو عام طريق تعليم ميں هے - يعني قدرتي طريق تعليم كي مخالفت هوتي هے - اسليے اس نے اپنے طريق تعليم كا سنگ بنياد يه قرار ديا كه " بچه جو كچهه سيكهے وہ از خود سيكهے " -

" بچه جو كچهه سيكهے وہ از خود سيكهے " اس كا يه مطلب نهيں هے كه وہ اعانت استاد كا منت كش بهي نه هو - بلكه اس سے مقصد يه هے كه نه تو وقت كي تحديد هو نه عنوان كا تعين - نه كتابت كي قرات هو نه استاد كي تلقين - نه سرزنش كي تخويف هو اور نه تحسين و آفرين كي تشويق ' بلكه صرف ايسے مواقع پيدا كيے جائيں جهاں بچه آئے اور اپنے پسند كي چيزوں ميں مصروف هو جائے - آستاد نگراني كے ليے موجود هوں - بچه جو كچهه از خود سمجهلے اسميں مداخلت نه كريں ' جو نه سمجهه سكے اسے سمجها ديں - جن امور كي طرف اسكي توجه نه هو انكي طرف اسے متوجه كريں - اس مشغول كا محرك اميد و بيم نه هو ' بلكه وہ تجسس جو انساني خاصه هے ' اور وہ مسرت جو مساعي علميه كا بهترين اور حقيقي صله هے !

چنانچه ميريا مونٹسوري كے طريق تعليم كے مطابق جو مدارس قائم هوے ' انكي يه حالت تهي كه انميں هر لڑكے كو اختيار تها كه جو چاهے كرے -

اب ايک لڑكا آيا - اس نے ديكها كه لڑكوں كي چهوٹي چهوٹي ٹولياں ادهر ادهر پهيلي هوئي كهيل رهي هيں - پس كهيل سے اسے زيادہ رغبت هوئي اور وہ اسي طرف چلا گيا اور انهيں كے ساتهه كهيلنے لگا - اس كهيل سے بهي گهبرايا تو وہ دوسرے كهيل ميں شريک هوگيا - هر طرف استانياں موجود هيں - جو بات ديكهي كه لڑكوں كے سمجهه ميں نهيں آتي ' وہ انهيں سمجها رهي هيں - بچے هيں كه كهيل ميں لگے هوے هيں نه اكتاتے هيں اور نه تهكتے هيں - گويا بهشت كي حقيقي زندگي كا ايک نمونه هے ' جسكے اندر يه روحاني اجسام معصومه دايۂ فطرة كي گود ميں كهيل رهے هيں !

يه مدارس عبارت تهے چند كمروں سے جنميں چهوٹي چهوٹي اور هلكي پهلكي كرسياں پڑي رهتي تهيں - كرسيوں كے علاوہ زمين كا فرش بهي تها كه لڑكے چاهے بيٹهيں ' چاهے ليٹيں ' چاهے ٹيک لگاے كهڑے رهيں - كرسيوں كے علاوہ چهوٹي چهوٹي ميزيں بهي هوتي تهيں - چند كمروں ميں سامان تعليم هوتا اور چند كمرے خالي پڑے رهتے تاكه اگر زيادہ كشادہ جگه ميں اور لڑكوں سے علحدہ بيٹهكر كهيلنا چاهيں تو كهيل سكيں -

ميريا مونٹسوري نے ان علمي كهيلوں كي طرح هزارها كهلونے بناے هيں ' مگر انكي تفصيل اس مختصر مضمون ميں ناممكن هے - اسليے هم اسے قلم انداز كرتے هيں اور نفس طريق تعليم كا بيان شروع كرتے هيں - (باقي آينده)

انجمن اصلاح ندوہ

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدولہ حسام الملک ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خاں مرحوم ركن انتظامي ندوۃ العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سكريٹري " انجمن اصلاح ندوہ "]

حامداً و مصليا

ندوۃ العلما ميں اگرچه مدت سے متعدد خرابياں پيدا هوگئيں تهيں جنكي اصلاح ضروري تهي ' ليكن چونكه عام طور پر انكا كوئي اثر محسوس نهيں هوتا تها اسليے كسي نے انكي طرف توجه نهيں كي - اس بے ترجهي كا نتيجه يه هوا كه دفعتاً ان كے مخفي اثر نے ندوۃ العلما كے نظام كو درهم برهم كرديا - اب يه كوئي مخفي راز نهيں رها هے - اسليے پبلک نے اسكي طرف توجه كي هے - اخبارات نے اس انقلاب كے متعلق مضامين لكهے هيں - كلكته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانكي پور ' بمبئي ' بريلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات ميں پبلک جلسوں كے ذريعه ندوہ كي موجودہ حالت پر بے اطميناني ظاهر كي گئي هے - انسپكٹر تعليمات نے دار العلوم ندوۃ العلماء كا معائنه كيا ' اور اس معائنه كي نهايت افسوس ناک رپورٹ لكهي ' جسكا اندازہ صرف اس فقرے سے هو سكتا هے :

" اگر يهي ردي حالت قائم رهي تو گورنمنٹ اپنا ايڈ زيادہ عرصے تک نهيں ديسكتي "

اب ندوۃ العلماء كي اصلاح كا مسئله خاص طور پر قوم كي توجه كا مستحق تها - اسليے خيال پيدا هوا كه كه اسكے ليے ايک خاص كميٹي قائم كرنے كي اشد ضرورت هے ' چنانچه ميں نے اور جناب حكيم حافظ عبد الولي صاحب ممبر ندوہ نے گذشته تجارب و معلومات كي بنا پر خاص طور پر اسكي ضرورت محسوس كي ' اور اسكے متعلق بتدريج عملي كام كرنا شروع كيا - پہلے متعدد اركان ندوۃ العلماء سے اسكي ضرورت و مقاصد كے متعلق ۲۳ جنوري سنه ۱۹۱۳ع كو بذريعه خط كے استصواب كيا جسكي نقل حسب ذيل هے :

" جناب من — السلام عليكم و رحمته الله و بركاته - اسوقت ميں آپ كي توجه ايک نهايت ضروري قومي معامله كي طرف منعطف كرنا چاهتا هوں - آپ كو معلوم هے كه ندوۃ العلماء پر قوم كا لاكهوں روپيه صرف هوچكا هے ' اور موجودہ حالت ميں اسكي هزار روپيه ماهوار مستقل آمدني اور ايک لاكهه كي لاگت كي عمارت موجود هے - ندوہ سے بهت كچهه توقعات تهيں ' ليكن پچهلے ايک دو سالوں سے جو ابترياں پيدا هوئيں ' اور اب اسكي جو موجودہ حالت هے ' اس نے تمام قوم ميں بے اعتباري پهيلا دي هے - ميں ايک زمانۂ دراز سے ندوۃ العلماء كا ممبر هوں اور مقامي ممبر هونيكي وجه سے ندوہ كے تمام حالات سے مطلع هونے كا مجهكو موقع ملتا رها هے - اس بنا پر ميں چاهتا هوں كه ايک اصلاحي كميٹي قائم كيجاے جسكے حسب ذيل كام هوں :

(۱) معاملات ندوہ کي تحقیقات کرے -

(۲) ارکان اور غیر ارکان دونوں قسم کے لوگ کمیٹي میں انتخاب کیے جائیں ' اور ایک مشترکہ کمیٹي تحقیقات کامل کے بعد ایک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمي اور ابتري کے کیا وجوہ ہیں ' اور اون کي کیونکر اصلاح ہوسکتي ہے ؟

(۳) یہ کمیٹي فریقین کي جنبہ داري سے بالکل آزاد رهکر کام کرے -

(۴) یہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع کیجاے ' اور قوم کو متوجہ کیا جاے کہ وہ اپنی قومي عظیم الشان درسگاہ کو خطرہ میں نہ آنے دیں -

والسلام

راقم — محمد علی حسن خاں - حکیم محمد عبد الولی "

(ضرورت اصلاح کا اعتراف)

اس خط کے جواب میں ارکان ندوہ کی جو رائیں موصول ہوئیں اُن میں سے بعض یہ ہیں :

(جناب مولوي محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بہاول پور)

مجھے اس امر میں آپ کے ساتھہ پورا اتفاق ہے کہ ندوۃ العلماء کي حالت قابل اصلاح ہے ' اور تجویز اصلاح صرف اسي صورت میں ہو سکتي ہے کہ ایک کمیٹي بلا رو رعایت تحقیقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاهي عام شائع کیے جائیں -

(جناب نواب اسحاق خاں صاحب انریري سکریٹري علیگڈہ کالج)

مجھے آپ کي اس راے سے اتفاق ہے - البتہ میں اپنے ذاتي تجربہ کي بنا پر یہ ظاهر کرنا چاهتا ہوں کہ اس اصلاح کي نیت سے جو کمیٹي مرتب ہو ' اوسکے مقصد کي واقعي کامیابي کا مدار اسپر ہوگا کہ منتظمین ندوۃ العلماء کي ہمدردي یا کم سے کم انکا مشورہ بھي شامل حال ہو - میرا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ درمیاني اصلاحي کارروائیوں کو قبل از وقت اخبارات میں شائع نہ کیا جاے ' ورنہ بحث کا طولاني سلسلہ شروع ہو جائیگا -

(جناب مولوي حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ اباد)

جس کمیٹی کے متعلق جناب نے لکھا ہے امید ہے کہ نہایت مفید ہوگي اور بہر حال اوسکی ضرورت ظاهر ہے - مگر میں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں سمجھتا -

(جناب حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دهلي)

آپنے ندوہ کے متعلق ایک کمیٹي قائم کرنیکی راے ظاهر فرمائي ہے - میں اس تجویز کے ساتھہ بالکل متفق ہوں -

(جناب شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي)

سواے اس تجویز کے کہ ایک کمیٹي بغرض اصلاح مقرر ہو اور وہ نہایت آزادي اور ایمانداري سے تمام معاملات ندوہ کي تحقیقات کرے اور اوسکي اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوري قوت سے تمام خرابیاں عملي طور سے دور کرنیکي کوشش کرے ' اور کوئي صورت اب ندوہ کے بقا کي خیال میں نہیں آتي -

میں ایسي کمیٹي کے مقرر ہونے سے دل سے متفق ہوں اور ہر طرح آپ کي اس تجویز کا شریک ہوں -

(جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر)

" تجویز جناب کي نہایت معقول ہے ' اسے ضرور عملي جامہ پہنایا جاے ' ندوہ میں پیش کر کے کمیٹي قائم کرا دیجیے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے -

(جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس)

میں آپ بزرگواروں کے ساتھہ پورے طور سے اتفاق کرتا ہوں کہ ندوہ کي موجودہ مشکلات میں اوسکي اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبي فرض ہے بلکہ بہت بڑا قومي فریضہ ہے - آپنے جز واقعات اوسکي اصلاح کے متعلق قلم بند کیے ہیں اور جس پیرایہ میں " اصلاحي کمیٹي " قائم کرنے کا خیال ظاهر فرمایا ہے ' اوس سے مجھے سر مو اختلاف نہیں -

(جناب مولوي حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور)

بیشک آپ کي اس بارہ میں جو راے ہے وہ نہایت مناسب ہے ' پورے طور پر مجھے ان امور سے اتفاق ہے -

(جناب مولوي سید محمد صاحب اوجین)

جو اسکیم اصلاح و ترقي کے متعلق آپ نے قائم کي ہے خاکسار اس سے متفق ہے -

(جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بھوپال)

بذریعہ تار مینے اپنے اتفاق راے سے اطلاع دي ہے ' اور امید ہے کہ خداوند کریم اس جلسہ کو کامیاب کریگا -

(انجمن اصلاح ندوہ)

جب یہ ابتدائي مراتب طے ہوچکے اور حالات زیادہ ابتر ہوتے گئے ' تو زیادہ التوا مناسب نظر نہ آیا ' اور ۱۵- مارچ کو غور و مشورہ کیلیے ایک جلسہ منعقد کیا گیا - اس جلسے کي روئداد اخبارات میں چھپ چکي ہے - یہاں وہ تحریر درج کرتا ہوں جو میں نے اس جلسے میں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پیش کي تھي :

(تقریر جلسۂ ۱۵ مارچ)

نالہ را هرچند مي خواهم کہ پنہان برکشم
سینہ مي گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا ہے وہ بیان کیا جاے ' میں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کي ایک ناچیز کمزور صدا کو جس دلي توجہہ کے ساتھہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل میں جگہ دي ' اسکا شکریہ کسیطرح زبان و قلم سے ادا نہیں ہوسکتا - یہ محض ایک رسمي شکریہ نہیں ہے بلکہ صحیح واقعہ کا اظہار ہے - فجزا کم اللہ خیر الجزاء -

(گذشتہ پر ایک نظر)

حضرات ! آپ کو یاد ہوگا کہ ندوہ کو قائم ہوے ابھي صرف بیس اکیس سال ہوے ہیں - وہ مبارک زمانہ ابھي تک ہماري آنکھوں میں پھر رہا ہے جبکہ چند روشن ضمیر علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع میں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم ہونے کا اعلان کیا ' اور جناب مولانا محمد علي صاحب اسکي مسند نظامت پر متمکن ہوے - ندوہ کے وہ رفیع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنیادي اصول کے ہیں ' ابھي تک ہم سب کے دلوں پر نقش ہیں ' اُن مقاصد کو تین مختصر جملوں میں ادا کیا جا سکتا ہے :

(۱) اصلاح نصاب تعلیم (۲) دارالافتا کا قائم هونا (۳) رفع نزاع باهمي -

یه تین جملے جسقدر مختصر هیں ' اسیقدر اپنے مفہوم اور معني کے اعتبار سے نہایت وسیع اور عظیم و اهم هیں - جسوقت اِن مقاصد کا ندوہ نے اظہار کیا ' اسوقت ملک میں مختلف وسائل ترقي پھیلے هوے تھے - بعض لوگ مغربي زبان و علوم کي تحصیل میں سرگرم و مشغول تھے ' بعض تحصیل صنعت و حرفت پر زور دے رہے تھے ' بعض لوگ سیاسي معلومات کو معیار ترقي قرار دیتے تھے ' بعض مذهبي تعلیم کے طریقۂ قدیم هي کو مایۂ ناز سمجھہ رہے تھے - یه سب چیزیں ایک حد تک بجاے خود بلا شبه مخصوص لوازم ترقي سے هیں ' مگر وہ اصل چیز جسمیں حقیقی ترقي کا راز مضمر ہے اور یه سب لوازم اسکے فروعات میں سے هیں ' خود انکے پاس موجود تھي ' مگر خود انکو اسکي مطلق خبر نه تھي - یعني مذهب اسلام کی حقیقي اور صحیح دعوۃ و ارشاد جو صرف اصلاح نصاب تعلیم هي سے حاصل هو سکتا ہے -

سالہا دل طلب جام جم از ما مي کرد
انچه خود داشت ز بیگا نه تمنا مي کرد

اسکي عملي تدبیر وهي تھي جو ندوہ نے سوچي ' یعني غیر ضروري رسمي علوم کے بجاے ضروري اور حقیقي علوم رائج کیے جائیں ' اور ایک عظیم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کیا جائے تا که علوم دینیه میں تازہ جان پیدا هو ' اور اُس دارالعلوم سے ایسے طلباء نکلیں جو ایک نه ایک فن میں مجتہدانه کمال رکھتے هوں - نیز وسیع الخیال هوں ' جدید علوم سے بھي آشنا هوں ' اپنے ملک اور بیروني ملکوں میں اسلام کی خدمت انجام دیسکیں -

دوسرا مقصد رفع نزاع باهمي تھا - اسکا طریقه ندوہ نے یه ٹھرایا که بذریعۂ جلسہاے عام علماء میں ربط و اتحاد کا سلسله قائم کیا جاے ' اور طلباء میں تہذیب نفس اور شائستگي اخلاق پیدا کیجاے تا که اظہار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں میں لعن و طعن ' سب و شتم ' اور تکفیر سے زبان و قلم کو پاک رکھیں -

سنه ۱۸۹۸ع ۱۳۱۶ھ ' میں دارالعلوم کي ابتدائي شاخ کا لکھنؤ میں افتتاح هوا - سنه ۱۹۰۰ع مطابق سنه ۱۳۱۸ھ ' میں تجویز هوئی که انگریزي زبان بطور زبان ثاني داخل درس کیجاے - بعض معزز ارکان ندوہ نے اسکي سخت مخالفت کی دارالعلوم کے توڑ دینے کي دھمکي دي ' با این همه روشن ضمیرانه استقلال سطحي مخالفت پر غالب آیا ' اور سنه ۱۹۰۱ع مطابق سنه ۱۳۱۹ھ ' میں انگریزي زبان کي تعلیم بھي جاري هوگئي ' اور کچھہ دنوں کے بعد لازمي کردیگئي -

(ابتــلاء عظیـم)

یہاں یه بھي ظاهر کردینا ضروري ہے که بعض اسباب سے جنکي تفصیل کا یه موقع نہیں ' صوبه کي گورنمنٹ کو ندوہ کی جانب سے سیاسي بدگمانیاں پیدا هوگئیں ' جسکا نتیجه یه هوا که ایک ایک کرکے مدعیان حمایت ندوہ جدا هونے لگے ' خطباء اور واعظین نے اپنا عصا سنبھالا ' اور صدارت مجالس کے دعوے داروں نے ندوہ سے کنارہ کھینچا - جناب مولانا محمد علي صاحب بعد فراغ حج واپس آکر نظامت سے مستعفي هوگئے ' اور جناب مسیح الزمان خانصاحب مرحوم ناظم قرار پاے - اسوقت سے ندوہ کي حالت بد سے بدتر هونا شروع هوئي - آمدني پہلے سے بھي اچھہ نه تھي - اب عام چندوں کا سلسله بھي ٹوٹنا شروع هوگیا - محض اتفاقي چندوں پر اجراے کار موقوف رها -

(عروج ندوہ اور زوال)

یہانتک که ندوہ کی خوش قسمتي سے نو زمانه آیا جبکه مولوي مسیح الزمان خانصاحب نے لکھنؤ میں قیام نه کرسکنے کي وجه سے عہدہ نظامت سے استعفا دیدیا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر هونے کے تقسیم عمل کي بنا پر تین معتمدیاں قائم کیگئیں :

(۱) معتمد دارالعلوم جناب علامه شبلی نعماني (۲) معتمد مراسلات جناب مولوي عبد الحی صاحب (۳) معتمد مال جناب منشي احتشام علي صاحب -

اس زمانے کو ندوہ کے سنبھالا لینے کا زمانه سمجھنا چاهیے - اس زمانے میں اور اسکے مابعد کے زمانے میں بھوپال اور بہاولپور سے بیش قرار عطیات و وظائف مقرر هوے - پچاس هزار روپیه کي رقم جناب بیگم صاحبه بہاولپور نے بغرض تعمیر دار العلوم مرحمت فرمائی - صوبے کے گورنمنٹ نے بھي از راہ مہرباني ندوہ کي جانب اپني توجه مبذول کي ' اور ایک قطعۂ اراضي جو لکھنؤ میں آهني پل کے دهني جانب واقع ہے ' دار العلوم کے لیے عطا کرنے کا حکم دیا ' اور هز آنر سر جان هیوٹ صاحب بہادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - سنه ۱۹۰۸ع میں بمزید عنایت گورنمنٹ نے اس فیاضانه اصول پر که ندوہ کی طرز تعلیم اور نصاب تعلیم میں کسي قسم کے تغیر و تبدل کي گورنمنٹ کي جانب سے خواهش نه کیجاویگي ' پانسو روپیه ماهوار کا عطیه دینا منظور فرمایا - سنه ۱۹۰۹ع میں درجۂ تکمیل کھولا گیا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر هوا ' اور بہت سے همدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامۂ شبلي اور جناب نواب عماد الملک بہادر نے اپنے بیش قدر کتب خانے مرحمت فرماے (خود جناب مقرر نے بھي اپنا گرانقدر کتب خانه مرحمت فرمایا - الہلال)

غرض بیکس مریض ندوہ نے بظاهر تندرست هوکر اپنے آثار حیات نمایاں کرنے شروع کیے اور پھر وهی اگلي سے چہل پہل نظر آنے لگي ' بلکه اوس سے بھي کہیں زیادہ عشاق علم و قوم کے ساتھه بوالہوسان شہرت و نمود کي جماعت نے بھي ملکر دو بالا گرمي بازار پیدا کردي ' مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتھه مجھکو کہنا پڑتا ہے که:

خواب تھا جو کچھہ که دیکھا ' جو سنا افسانه تھا !

ندوہ کي اس ترقي کے جسم میں بھي هلاکت کی جراثیم پوشیدہ تھے - اس زمانے کو اسکی خرابی اور نکبت کا پیش خیمه سمجھنا چاهیے - قطع نظر ان خرابیوں کے جو دستور العمل ندوہ اور اسکي انتظامی کارروائیوں سے علاوہ راجع هیں ' بد ترین خرابی یه تھی که خود کارکنوں اور ندوہ کے ذمه دار افسروں میں مقاصد ندوہ کے متعلق کوئی متفق عقیدہ موجود نه تھا ' اور نه کوئی متحدہ اصول انکي کارروائیوں کي تہه میں پایا جاتا تھا ' بلکه اُن نابینا لوگوں کي طرح جو هاتھي کو اپنے هاتھه سے ٹٹول ٹٹول کر هر ایک اپني ایک نئي تشخیص کا طالب داد هوتا تھا ' ان لوگوں میں بھی خود مقاصد ندوہ کے بارے میں سر تا سر اختلاف خیالات موجود تھا - اس امر کا اندازہ کارکنان ندوہ اور ارکان سے ملکر اور گفتگو کرنے کے بعد اب بھي غالباً بخوبي هوسکتا ہے - کسقدر مضحکه انگیز اور تعجب خیز بات ہے که وہ جماعت جو اصلاح نصاب تعلیم اور نشر علوم رباني کي علم بردار بنکر اٹھي تھي ' وہ خود اپني تصحیح خیالات نه کرسکي ' اور وہ جماعت جسنے رفع نزاع باهمي اپنا اهم مقصد قرار دیا تھا ' خود هي آپس میں نزاع و فساد کي تخم ریزي کي باني هوئي !

(البقیة تتلی)

عالم اسلامی

مشرق اقصی اور دعوۃ اسلام

مسلمانان چین کي تعلیمي ترقیات

جاپان میں تبلیغ اسلامي کي تحریک

آجکي اشاعت میں تین تصویریں علی الترتیب شائع کي جاتي هیں - پہلا گروپ دار الحکومت چین یعنی پیکن کے ایک اسلامي مدرسے کا ہے' جسمیں مسلمان لڑکے علوم دینیه کي تعلیم حاصل کرتے هیں - پہلي صف اساتذہ کي ہے جو چیني هیں اور سب کے سب مسلمان هیں - اسکے بعد کي دو تصویریں جاپان کے متعلق هیں جو انگریزی رسالے "اسلامک یونیٹي" یعني "الواحدۃ الاسلامیہ" سے نقل کیے جاتے هیں - اس رسالے کے ایڈیٹر مسٹر حسن یوهتانو ایک جاپاني نو مسلم هیں - سالانه قیمت صرف دو روپیه ہے اور اس پته سے خط و کتابت کي جاسکتي ہے:

Hosan U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo
JAPAN

ان دو تصویروں میں پہلا مرقع جاپان کي مجلس اسلامي کے ایک ڈنر کا ہے' جسمیں بڑے بڑے مشاهیر وقت شریک هوے تھے' جن میں سے بعض کے نام یه هیں:

مسٹر توب ما (ایک مشہور جاپاني عالم اور لیڈر) ڈاکٹر ٹوزایو - (هاؤس اف پیرس کے نیتا) کاونٹ ٹیراشمیر (ایک ملکي افسر) بالرن - ان کنڈا ' آنریبل سر کیورہ ' ڈاکٹر کوکو ' جنرل جے - بیکی - مسٹر اوٹیک (ممبر پارلیمنٹ) مسٹر ایٹو (ممبر پارلیمنٹ) انکے علاوہ بہت سے ترک' مصري ' اور هندو معززین شریک تھے -

سب سے زیادہ نمایاں حیثیت اس مجمع میں ڈاکٹر سنڈ رلینڈ کي تھي' جو امریکه سے صلح و یگانگت کا پیغام لیکر تمام عالم کا سفر کر رهے هیں' اور جو اس مجلس اسلامي سے یه معلوم کرکے نهایت متاثر هوے که یه پیغام وحدت و صلح اب سے تیرہ سو برس پہلے

ریگستان حجاز میں اولین مرتبه سنایا جا چکا ہے: ان هذه امتکم امة واحدہ و انا ربکم فاعبدون !

ڈاکٹر موصوف ٹوکیو سے پکینگ هوکر هندوستان آئینگے اور یہاں سے مصر جائینگے -

دوسرا مرقع ایک نهایت محترم اور مقدس مجمع کا عکس گرامی ہے جو مجمع الجزائر جاپان میں فرزندان توحید کي پہلي جماعت کو هم سے روشناس کرتا ہے - کثر الله امثالهم : ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا وقال انني من المسلمین ؟ (٤١ : ٣٤)

یه جاپاني مومنین اولین کا مجمع اس تقریب سے منعقد هوا تھا که ایک نئے طالب حق ڈاکٹر ڈالفرڈ ولستھارپ کے قبول اسلام کے موقعه پر موجود رهے - ڈاکٹر موصوف کا اسلامي نام "عبد الصمد" رکھا گیا - وہ بائیں جانب کي آخري کرسي پر رونق افروز هیں -

یه تمام نتائج حسنه در اصل ڈاکٹر برکت الله کي کوششوں کے ابتدائي ثمرات هیں جنکو خدا تعالی نے جاپان میں اولین تخم توحید کے ڈالنے کیلیے چن لیا تھا -

جاپان ' انگلستان ' امریکه ' جزائر فیلي پائن ' اور سب سے پہلے خود هندوستان دعوۃ و تبلیغ اسلام کیلیے تشنه هو رها ہے ' اور فضل الهي نے خود بخود ان ممالک کے دروازے کھول دیے هیں - پھر کیا اب بھي ایک عظیم الشان مرکزي مشن کے قائم کرنے کا وقت نهیں آیا ؟ اور کیا مسلمانوں کو باهمي تکفیر و تفسیق سے مہلت نه ملیگي ؟

گوش اگر گوش تو' ناله اگر ناله من '
آنچه البته بجائے نه رسد فریاد است !

فهل من مجیب ؟

ترجمه اردو تفسیر کبیر

قیمت حصه اول ٢؍ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

کارزار طرابلس

عزۂ طرابلس اور اُسکا مستقبل

شمالي افريقــه کا " سر متخفي "

شیخ سنوسی اور طریقــۂ سنوسیه

(۳)

شریف عبد المطلب کي گرفتاري

حج ختم هوا - مکه معظمــه شــریف عبد المطلب کے هاتهه میں تهـا اور دولة علیــه اس خوف سےکه کهیں تمام بدر بهڑک نه اُتهیں ' کوئي کارروائي نهیں کــرسکتي تهی - آخــر جنـگ و حرب کی جگه مکرو خدع سے کام نکالنا چاها ' اور اسکے سوا چارۂ کار بهي نه تهـا - عثمـان پاشا ایک جنگي جهاز بغیر فوج اور سامان جنگ کے لیکر جده آیا ' اور مشهور کیـا که محض رسد لینے اور زیارت کرنے کي غرض سے لنگر اندازهوا هے - اُس وقت جنـگي جهــاز اهل عرب کیلیے ایک عجیب و غریب تماشا تها - عثمــان پاشــا نے جدے سے شریف کے پاس ایک خط بهیجا ' جسمیں بطور ایــک عالیشان پادشاه کے اسکو مخاطب کیا تها ' اور بڑي لجاجت اور عاجزي سے مکے آنے اور حرم کي زیارت کي اجازت طلب کي تهي - شریف نے اجازت دي ' اور وہ مکے پہنچا - وهاں روز شریف کي صحبت میں شریــک هوتا اور بحري لڑائیوں کے تعجب انگیز واقعات بیـان کرتا - ایــک دن کہا که جس جهاز میں آیا هوں ' وہ اتنا بڑا هے که ایک پورا شهر معلوم هوتا هے ' اور اسمیں عجیب عجیب طرح کے سامان راحت وعیش مهیـا کیے گئے هیں - شــریف کو تعجب هــوا اور وہ تعجب بڑھتا رها - یهاں تــک که ایــک دن شریف نے جهاز دیکهنے کي خواهش کي اور اپنے ساتهه صــرف بارہ خــاص غــلام لیکر جده آیا - عثمان پاشا نے دعــوت و ضیــافت کا بڑے تـکلف سے اهتـمام کیا تهـا ' جوں هي وہ جهـاز کے انـدروني حصے میں پہنچکر کهانے پینے میں مشغول هوا ' کپتان نے لنگر کهولکر قسطنطنیه کا رخ کردیا !

جهاز بهت بڑا تها - عرصے تک شــریف کو حرکت محسوس نــه هوئي - اسکے بعــد چلنے کا قصد کیــا تو عثمـان پاشا نے رات بهر قیام کي درخواست کي - صبح کو ساده دل شریف اٹها تو سمندر کی موجوں میں جهــاز تیزي سے جا رها تها !

قسطنطنیه پهنچکر شریف عبد المطلب نظر بند کردیا گیا ' اور ایک محل اسے رهنے کیلیے دیدیا -

(عــود الی المقــصود)

شیــخ محمــد بن علي السنوسي عین اُسي زمانے میں مشغــول دعوة تهے ' اور انکي خانقاه مرجع خلائق تهی - دولة عثمانیه کو کسي وجه سے یقین هوگیا که شیخ کا هاتهه بهي اس غدر میں هے اور اس نے شریف عبد المطلب کي پوشیده اعانت کي هے -

جب شــریف ' قسطنطنیه میں نظر بند هوگیــا اور دوباره ترکي حکومت نئے شــریف کے تقرر کے بعد مکه میں قائم هوگئي ' تو قسطنطنیــه سے تحریــک کي گئی که شیخ کي خانقاه کے اثر کو کسي طرح کم کیــا جــاے ' اور کسي نه کسي بهانے خود شیخ کو بهی گرفتار کرلیا جاے - لیکن قبل اسکے که ایسا هو ' خود شیخ کو اسکا علم هوگیا ' اور وہ در باره مکه معظمه سے دیار مصر کي طرف روانه هوگیا -

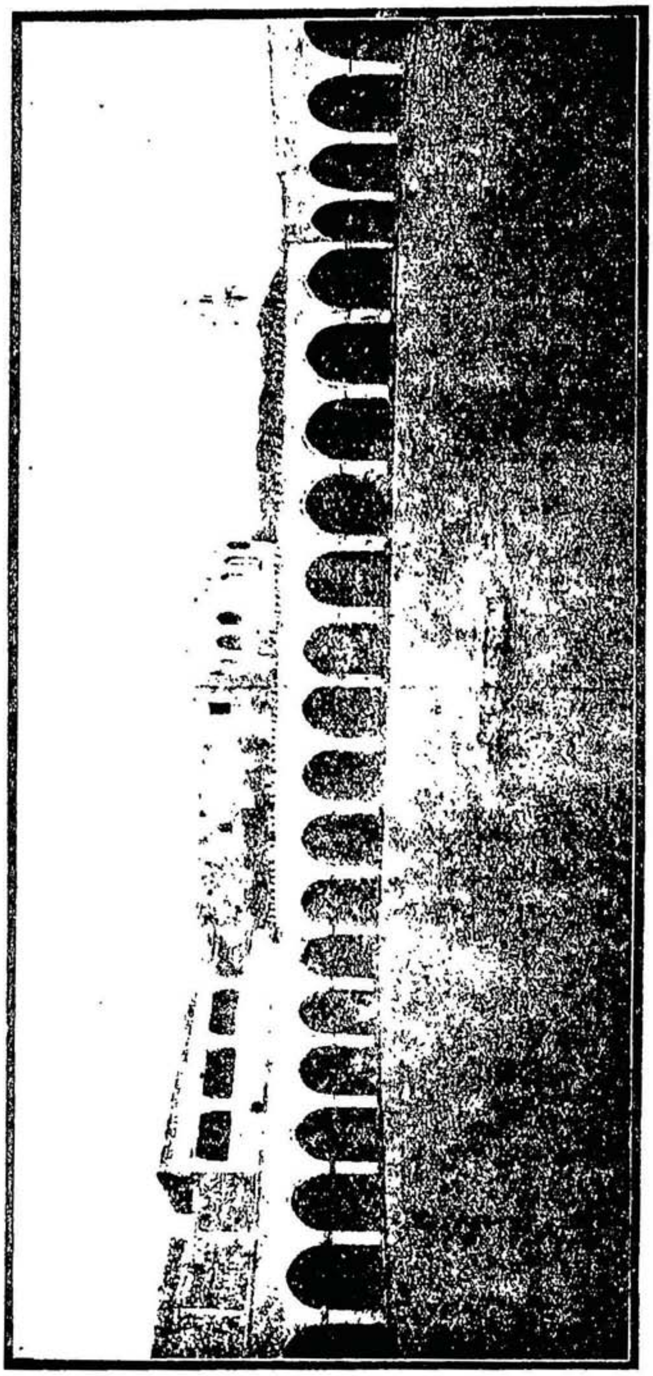

جغبوب کي جامع مسجد جو شیخ سنوسي اول نے تعمیر کي

1.87

(مصر میں دوسرا قیام)

اُس زمانے میں مصر کي عنان حکومت عباس پاشا الاول کے ھاتھہ میں تھي - وہ سید محمد بن علي کے فضائل کا غلغلہ سن چکا تھا - مصر پہنچتے ھي خدیو مصر کي جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس نے ایک زاویہ بنا دیا کہ یہاں مقیم رھیے' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاھرہ کے قریب ایک گاؤں میں جس کا نام " کرداسہ " ھے خود اپنے لیے خانقاہ بنائي - ابھی چند ماہ ھي گذرے تھے کہ اسکي شہرت سے تمام وادي نیل گونج اٹھا ' اور ھزاروں آدمی اطراف اور قاھرہ و اسکندریہ سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاھدات میں شریک ھونے لگے - اُسکي صحبت عجیب و غریب تھي' اور اُسکي تقریر کي فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابلہ نہیں کرسکتے تھے - جو شخص ایک مرتبہ بھی اُسکی آواز سن لیتا تھا ' پھر اُسکے اختیار سے باھر تھا کہ دوبارہ اسکی طرف نہ کھنچے !

لیکن معلوم ھوتا ھے کہ یہاں کا قیام اُسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتۂ خاطر ھوکر دوبارہ طرابلس کي طرف روانہ ھوگیا -

(العزبات کی آبادي)

اس مرتبہ اُس نے اپني قدیمي خانقاہ کو تو بدستور رھنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسري وسیع اور محفوظ جگہ تلاش کي' جہاں کوئي وسیع آبادي بس سکے -

طرابلس کا اندروني حصہ ایک تاریخی سر زمین ھے ' جہاں اب تک گذشتہ قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقي ھیں - کارتھیج یہیں آباد تھا ' سارانیکا یونانیوں کي ایک بہت بڑي مملکت اسي سرزمین میں تھي ' اور فتح مند رومیوں نے بڑي بڑي عمارتیں اسي کے ریگ زار پر کھڑي کي تھیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کھنڈر باقي ھیں - ازانجملہ ایک بہت بڑا قلعہ ھے جو کسي وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے ھوگا - سید محمد بن علي السنوسي نے اسي قلعہ کے کھنڈروں کو اپنی خاص آبادي کیلیے پسند کیا ' اور چند نئی عمارتیں بنا کر اُسکا نام " عزبات " رکھا -

عزبات کي آبادي روز بروز بڑھنے لگي' اور " شیخ سنوسي اول " کي صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقہ و عرب اور یمن و حجاز سے ھزارھا ارادتمندوں کو وھاں جمع کردیا - یہاں تک کہ وہ اندرون طرابلس اور صحرا کي ایک بہت بڑي آبادي ھوگئي جو اب تک موجود ھے' اور گذشتہ غزوہ طرابلس کے دوران میں بارھا اُسکا نام لیا گیا ھے -

(جـربـوب)

عزبات ایک آباد مقام ھوگیا ' مگر در اصل ابادي سے بڑھکر شیخ کے مقاصد کیلیے اور کوئي شے مضر نہ تھي -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالي افریقہ پر شیخ کي روحاني حکومت قائم ھوگئي ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اُسکے مرید ھوگئے ' اور اُسکے خلفاء اور داعي دور دور تک پھیل گئے' جو شیخ کي جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے ھر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تھے - یہاں تک کہ جاوی اور سینگا پور میں اُسکے داعي پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور ٹولمبو میں اُسکے نام پر بیعت لی گئی -

یہ حالت دیکھکر حکومت عثمانیہ کو از سرنو توجہ ھوئي' اور طرابلس اور مصر سے بڑي بڑي رپورٹیں قسطنطنیہ روانہ کي گئیں - شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیہ ھر جگہ موجود تھے - انھوں نے خبر دي کہ حکومت کسي مخالفانہ کارروائي کا عزم کر رھي ھے -

یہ حالت دیکھکر شیخ نے ارادہ کیا کہ آبادي اور شہروں سے اپنے مرکز کو بالکل الگ کرلے' اور عزبات ایک صدر مقام کي حیثیت سے رھے' مگر خود اُسکي قیامگاہ اس سے بھي زیادہ دور اور محفوظ تر گوشے میں ھو - پس اُس نے صحراء لیبیا کے مہلک اور بحر ریگ کے حصے کي طرف توجہ کي -

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضي کے اُن عجیب و غریب مقامات میں سے ھے جسکي مہلک خصوصیات پر آجتک انسان کی قوتیں فتح نہ پاسکیں - یہ سب سے بڑا صحراء ھے جو شمالي افریقہ کے خوفناک ترین قطعہ سے عبارت ھے ' اور ریگ محض کا ایک ایسا سمندر ھے' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اوقیانوس اور اطلانطیک کے بحري طوفان کچھہ حقیقت نہیں رکھتے - وہ ایک سر ریگستان ھے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسي گوشے میں پتہ نہیں - مہینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطرہ میسر نہ آئیگا - شمالي افریقہ میں بڑي بڑي اولوالعزم قومیں آباد ھوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکھنے کي کسي کو جرأت نہیں ھوئي ' اور نہ کوئي آبادي آجتک وھاں قائم ھوسکی -

اگر نقشہ آپکے پاس ھو تو اپنے سامنے رکھہ لیجیے - آپ بنغازي کے قریب " جبل مشرق " کي چوٹیوں کو دیکھیں گے اور اُسکے قریب ھي برقہ کي سرحدي آبادي " اولاد حرابي " نظر آلیگي - پس اسکے بعد ھي صحراے کبیر کا حصہ شروع ھو جاتا ھے' اور کچھہ دور تک چھوٹي چھوٹي ابادیاں بادیہ نشین قبائل کي ملتي ھیں جو " واحہ " کے نام سے مشہور ھیں' اور اُنہی کے مجموعہ کو " الواحات صحرا " کہتے ھیں جو لیبیا کي اصلي ابادي ھے -

اسي سلسلے میں ایک مقام " جعبوب " یا " جربوب " ھے جو " العزبات " سے دس دن کے مسافت پر اور صحرا کي اولین آبادي " الواحۃ سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع ھے - صحراء میں ھونے کي وجہ سے قدرتي طور پر یہ ایک محفوظ مقام تھا -

" سنوسي اول " نے عزبات کا قیام ترک کردیا ' اور آیندہ کیلیے اپني قیام گاہ اسي مقام پر قرار دي - یہ واقعہ سنہ ۱۲۷۳ ھجري کا ھے -

سب سے پہلے اس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائي' جسکے صحن کے اندر ایک لاکھہ سے زیادہ ادمی بہ یک وقت سما سکتے ھیں' اور جسکي چار دیواري مثل قلعہ کے نہایت بلند اور محکم ھے - اُسکے صحن کي تینوں جانب محراب دار برامدہ ھے' اور ھر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئي شخص بآرام و راحت رھسکتے ھیں' اسي طرح صرف مسجد ھي کے اندر کئي ھزار آدمیوں کے رھنے کا سامان ھوگیا -

مسجد کے ساتھہ ھي اُس نے ایک بہت بڑي خانقاہ بھی بنائی' جسکے اندر نئی نئی عمارتوں اور زاویوں کا سلسلہ برابر جاري رھا - اب وہ بالکل مطمئن ھوکر یہیں مقیم ھوگیا تھا' اور اپنے افکار میں غرق تھا - لوگ ھر طرف سے کھنچتے ھوے جربوب آتے' اور یہ اپنے طریقہ کے وعظ و ھدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رھتا - تمام قبائل پیشتر ھي سے مرید ھو چکے تھے - باھر کیلیے صدھا داعي اور خلفاء بھیجتے جاتے تھے' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقہ میں رھنما متعین تھے' جو انھیں بآرام و راحت

مراسلات

جربوب تک پہنچا دیتے - نہ تو اُسے کسی دنیاوي حکومت سے اب خوف تھا اور نہ جاسوسوں کي مراقب نظروں سے -

(وفات اور تصنیفات)

اُس نے اپني زندگي هی میں اپني دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکھہ لیا' اور سنہ ۱۲۸۶ هجري میں جب پیام اجل پہنچا تو وہ نہایت طمانیۃ اور دل جمعي کے ساتھہ اسکے استقبال کیلیے طیار تھا -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوۃ و طریق ارشاد کا اندازہ اُسکي تصنیفات سے هوسکتا ہے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں:

(۱) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنۃ و القرآن - مصر میں چھپ گئي ہے' مگر اب مطبوعہ نسخہ نہیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود ہے - والد مرحوم نے قسطنطنیہ میں ایک سنوسی داعي سے لي تھي - اس کتاب سے شیخ کي دعوۃ کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے' اور یہي کتاب ہے جس نے سب سے پہلے میرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یہ ہے کہ صدر اول کے بعد سے مسلمانوں میں عملي تنزل شروع هوا' تا آنکہ بدعات و زوائد اور خرافات و سئیات نے اعمال صحیحۂ شرعیہ کي جگہ لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے کہ قرآن و سنت کی تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

(۲) الشموس الشارقۃ فی سماء مشائخ المغاربۃ و المشارقۃ - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخہ دیکھا تھا' مگر اُسکا بیان ہے کہ تیونس میں چھپ گئي ہے - یہ تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نہایت هي جامع کتاب ہے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و فصول میں تذکرہ کیا ہے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقہ میں رائج هوے -

(۳) العقیدہ - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چھوٹي سي کتاب ہے - عبارت نہایت صاف ہے - کہیں کہیں متکلمین کا رد بھي کرتے گئے هیں - مصر میں چھپ گئي ہے اور ملتي ہے -

(۴) المعین فی الطریق الاربعین - میں نے نہیں دیکھی - قلم سے جو کچھہ معلوم هو سمجھہ لیجیے -

(۵) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وہ تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف اور مختلف علوم دینیہ حاصل کیے - اساتذہ کے حالات بھي دیے هیں - انداز تصنیف وهي ہے جو حضرۃ شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرہ کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپنی اسانید میں اختیار کیا ہے - تیونس میں چھپ گئي ہے' اور میرے پاس موجود ہے -

اسکے علاوہ اور بہت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چھپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نہیں - فرانس میں بھي ایک مختصر رسالہ چھپا ہے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصہ ایک شخص نے اخبار المؤید مصر میں چھپوایا تھا' اور میں نے اُسکا خلاصہ اخبار وکیل کے کسي نمبر میں دیا تھا -

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

میرٹھہ

مسلمانان میرٹھہ و بیرونجات کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامریڈ و همدرد هجرم نوچندي میں منعقد هوکر ندوۃ العلما لکھنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" مسلمانان میرٹھہ ندوۃ العلما لکھنؤ کی موجودہ شورش اور بد نظمي پر دلي تاسف کا اظہار کرتے هیں' اور اُنکی خواهش ہے کہ ندوہ کے معاملات کي جانچ و پرتال و نیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے ' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں :

سرراجہ صاحب محمود آباد' نواب وقارالملک بہادر امروهہ ' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلي ' مسٹر مظہر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور ' حاجي رحیم بخش صاحب بہاولپور' خواجہ حسن نظامي صاحب دهلی ' آنریبل سر ابراهیم رحمت اللہ بیرونٹ بمبئي' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کلکتہ ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگی محل لکھنؤ '

ندوہ کا جلسۂ انتظامیہ

اور

طلباء کے قسمت کا آخري فیصلہ

۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۳ ع گو کسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نہو ' لیکن وہ اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ ہے کہ اوس دن هماري قسمت کا اخري فیصلہ هونیوالا تھا - اخر کار بہزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یہہ یوم الفصل آگیا' اور اوس نے هماري تقدیر کا یکطرفہ فیصلہ سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسہ انتظامیہ هونیوالا تھا ' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسلہ شروع هوا ' اور ۲۶ مارچ کي صبح تک هماري نگاهیں مولوي عبد الرحیم ریوا ڑوي ' مولوي نظام الدین جھنجھوي ' مولوي ناظر حسین جھنڈاروي ' مولوي احمد علي محدث میرٹھي ' مولوي ظهور الاسلام فتحپوري ' مولانا سیف الرحمن پشاوري ' قاري عبد السلام پاني پتی ' مولانا فضل حق صاحب رامپوري ' کے عقیدتمندانہ زیارت سے نور افروز هو چکیں - یہہ وہ بزرگ تھے ' جنکي ذات سے همکو منصفانہ فیصلہ کے ساتھہ رفق و ملاطفت اور ذاتي دلجوئی کي بھي توقع تھي - انکے علاوہ نواب اسحاق خان' کرنل عبد المجید خان ' مولوي حبیب الرحمن خان شیرواني ' شریک جلسہ هوئے - خاندان کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علی صاحب کے کوٹھي میں پہلے هي سے موجود تھے - قانون داں ممبروں کا سلسلہ جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

ظهور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر هیں ' انسے الگ تها - اس مختلف الاوصاف اجتماع سے همکو ایک ایسے فیصلے کي توقع تهي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفق و ملاطفت کا بهترین مجموعه هو سکتا تها ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي همدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی کے محبت آمیز نصیحت کے الگ کرنیکے بعد هماري دامن امید میں کیا ایا واقعات کي ترتیب اسکا فیصله کر سکتي هے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تک علماء کا اجتماع هو چکا تها - یه تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تهے - صبح سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافي موقع مل سکتا تها ' لیکن ایک بزرگ بهي ایسے نه تهے ' جو دار العلوم میں آتے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نهوسکے ' جو قانوني فیصله سے بهت زیاده موثر هوسکتي تهي - دوسرے ممبروں کو انسے بهي بالاتر سمجهنا چاهیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع هوا ' اور سب سے پہلے اسٹرائک کا معامله پیش کیا گیا - اس معامله کے فیصله کیلیے یه بحث چهڑي گئي که شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز هے یا نهیں - تمام لوگوں نے متفقه فتوي دیا که اسٹرائک ناجائز هے - اس فتوی کے حاصل کرنیکے بعد یهه یکطرفه فیصله کر دیا گیا که طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لینی چاهیے ' ورنه انکا نام خارج کر دیا جائیگا - یهه اس معاملے کا آخري فیصله تها ' لیکن با این همه دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکها گیا که اخلاق آمیز تمهید کے ساتهه طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري ' مولوي احمد علي صاحب محدث میرٹهي ' دارالعلوم میں تشریف لاے - طلباء اس فیصله ناطق کے سننے کیلیے پہلے سے موجود تهے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمهید میں اپني عظیم الشان شخصیت کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے احسانات گناے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتاے ' اسٹرائک کو شرعي حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یهه فیصله سنایا - اسکے بعد حکم عبدالولي صاحب نے تقریر کي - حکیم صاحب نے اگرچه انتظامي حیثیت سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاهم انهوں نے موجوده دور کي خصوصیت کو نظر انداز نهیں کیا ' جس نے جذبات و خیالات میں آزادي پیدا کردي هے ' اسلیے انهوں نے اسٹرائک کو اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نهیں کي ' جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے هر لفظ سے ظاهر هوتا تها - حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیده نکته چیني کے بعد وه طریقه اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا تها - انهوں نے بهت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا که علماء کا کام صرف طلب علم تها ' اور طلباء دارالعلوم کو اس غرض کیلیے موجوده ناگوار حالت چهوڑ کر اپنے بهترین سلسله تعلیم کو شروع کر دینا چاهیے - ارکان کے تقریر کا سلسله ختم هوا ' تو طلباء کي طرف سے مولوي حسن اٹهے اور تقریباً دو گهنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي - اس تقریر کا بعض ارکان پر یهه اثر هوا که مولوي فضل حق صاحب نے اوسی وقت اعتراف کیا که طلباء کا بیان بهي قابل لحاظ هے ' اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاهر کیا که طلباء کے شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نهیں ' بلکه قابل تحقیقات هیں - بهر حال چونکه جلسه میں طلباء کے عذرات نهیں سنے گئے ' اور نه کمیشن تحقیقات کے بٹهانیکا وعده کیا گیا ' بلکه کرنل صاحب نے صاف طور پر ظاهر کیا که یهه قطعي فیصله هے ' اسلیے طلباء نے اس یکطرفه فیصله کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي فضل حق صاحب نے اپني ذاتي همدردي کي بناپر طلباء کو امید دلائي که وه جلسه میں انکے شکایات سنے کي تحریک کرینگے ' چنانچه صبح کو جب جلسه شروع هوا ' تو دو طالب العلم کو حیثیت قائم مقام طلبه بلایا گیا - ان طلبه نے جلسه میں شکایات بیان کیں ' لیکن جلسه میں خاندان کا کوري ' اور طبقه علماء کے بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانه حیثیت رکهتي تهي - یهه لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تهے - جلسه میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي که مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب کو صاف صاف کهنا پڑا که " راتکو طلباء نے اپنے جلسه میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکها تها ' افسوس هے که اپ اس قدر ترتیب بهي قائم نهیں رکهه سکتے - اخري نتیجه یهه

اکسیـــر شفـــا دافع طاعـون و وبا

ایک کروڑ انسان کو یه مرض مار چکي هے

یهي ایک دوا هے جس کے استعمال سے هزاروں مریض تندرست هوچکے هیں اگر وبا زده مقامات میں بطور حفظ ماتقدم هر روز ۵ بوند استعمال کي جائے تو پینے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا هے - هدایات جس سے مرض دوسرے پر حمله نهیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رساله ایک سو صفحه کا مفت

آب حیـــات

کا قصه مشهور هے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نهیں فرمائي محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کرده مسایل وغیره و علمي تجربات و مشاهدات اور مختلف عوارض کس طرح دور هوسکتے هیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایک ســو ۳۲ صفحه کي کتاب

لا علاج کهنه بیماریوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باه - عقر - براسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گرده ' ضعف جگر کا شرطیه ٹهیکه پر علاج هوسکتا هے فارم تشخیص منگواؤ -

پته حکیم غلام نبي زبدة الحکما مصنف رساله جواني دیوانی - ذیابیطس نقرس درد گرده ضیق النفس وغیره لاهور موچي دروازه لاهور -

أیک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کر کے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتی هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۳ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

نکلا که طلبه کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنٹ جلسه نے یهه فیصله سنادیا که اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نه ختم کر دي ' تو اپلوگو نکے نام خارج کر دیے جالینگے ' طلباء نے اس حکم کو نهایت ضبط و تحمل کے ساتهه سنا ' اور در حقیقت یهه انکے استقامت کا اخري امتحان تها - اب صرف اخلاقی قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تها - اسلیے صرف ان ارکان نے اس موثر قوت سے کام لینا چاها جنکو طلباء کے ساتهه همدردي تهی - چنانچه اس غرض سے مولوي حبیب الرحمن خانصاحب شیر واني اور مولوي فضل حق صاحب رامپوري بعد نماز جمعه دارالعلوم میں تشریف لاے - مولوي عبد الرحیم صاحب بهي ساتهه آے تهے - ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمره میں جمع کرکے پرائوٹ طریقه سے گفتگو کي ' اور امید دلائی که اگر وه فیصله قبول کرلیں تو وه لوگ شکایات کي تحقیقات پر جلسه کو توجه دلائینگے ' لیکن چونکه انهوں نے ذاتي همدردي سے یه طریقه اختیار کیا تها ' اسلیے طلباء کو ان بزرگوں کي همدردي کے اعتراف کے ساتهه اس پر تسکین نهیں هولی - اب بهي فیصله قائم رکها گیا هے اور طلباء کو ارکان و جلسه انتظامیه کے یکطرفه فیصله سے بالکل مایوسي هوگئي هے ' انکو اب صرف قوم کا بهروسه هے - یه ارکان کا آخري فیصله تها ' جسمیں ڈیسپلن ' قانون " انتظام ' جلسه و ارکان کي پوزیشن ' غرض مختلف خارجي اسباب کا لحاظ رکها گیا ' لیکن طلباء کے مطالبات کا وجوه اسٹرائک کا ' مهتمم او ر ناظم کی حیثیت کا ' ارکان کے انفرادي حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف هے - اکثر ارکان نے ذاتي حیثیت سے احساس دیا ' ا ور بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاهر بهي کردیا که طلبه کے مطالبات قابل لحاظ هیں ' او ر مهتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکهنے کي قابلیت نهیں -

(طلباء دار العلوم ندوة العلما - لکهنؤ)

زندہ درگور مریضوں کو خوشبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتی هیں ' زمانهٔ انحطاط میں جواني کي سی قوت پیدا کر دیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے - ٹوٹے هوے جسم کو دو باره طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاوه اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوالی کے همراه بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجاے خود ایک وسیلهٔ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ٥ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدیں آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جالیگا -

المشــــــــتهر

منیجر کارخانهٔ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفه

مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اِس جوهر بے نظیر میں مخفي رکها هے - نازک مزاج آدمي یا اُمرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نهیں هو سکتي طرح طرح کے امراض مثلاً ڈهرکا - گرمي حرارت مثانه - وجع المعده - خفقان - مالخولیا - غشي - خرابي خون پریشاني - اوداسي - کاهلی اور تساهلي میں مبتلا هو جاتے هیں - اس شربت نے استعمال سے یه تمام شکایات بالکل رفع هو جاتي هیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعی اثر نکرے - طبیعت میں هر وقت سرور و نشاط رهے اوداسي و کاهلي نام کو بهي نه آلے - غم و الم پاس نه بهٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط کا جمگهٹا رهے - یه شربت ذائقه میں نهایت لذیذ اور شیریں هے - عهده داروں - ججوں - کلرکوں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمیٰ هے - قیمت تین پاؤ شربت تین روپیه صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنه نصف قیمت پیشگي آني چاهیے -

المشـــــــتهر

مولوی غلام حیدر اینڈ کو منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه سے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده او ر مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (٥) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو علام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

منیجر صوفي پنڈي بهاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا هے نهایت دلفریب متبرک اور عجیب چیز هے - مسجد نبوي میں جهاں جهاں ستون هیں نقشے میں ان جگهوں پر چهوٹے چهوٹے دایرے بنے هوئے هیں جهاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابي هے - مسجد میں بهي وه گلابي رنگ کے هیں - ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون موقعه پر زرد رنگ کے هیں نقشے میں بهي انکو زرد رنگ دیا هے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عهد مبارک میں مسجد کي جسقدر حد تهي اسکو سبز رنگ دیا هے - حضرت عمر خطاب - عثمان غني - اور دیگر خلفاے کے وقت میں مسجد کے ساتهه جسقدر جگه ایزاد کرکے ملائي گئي هر ایک علحده رنگ سے دیکهائي گئي هے - بیر فاطمه - بستان فاطمه - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدي باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضه شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبي صلعم دیگر سب ضروري مقامات نقشه میں صاف طور سے دیکها دي گئي هیں - روغني نقشه معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے چهپا هوا - پیمانه صحیح طور پر مطابق موقعه تیار کیا قیمت صرف ایک روپیه علاوه محصول میں ملتا هے -

دیگر کتابیں

(۱) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۲) مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سائز قیمت ٦ روپیه ۱۲ آنه

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب